الجواب وباللہ التوفیق:

بلاک چین (Blockchain) پر کام کرنے والی ''کرپٹو کرنسی'' (Cryptocurrency) یا ''بٹ کوائن'' (Bitcoin) فقہی تکییف کے لحاظ سے، محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط موجود نہیں ہیں، کیوں کہ یہ کرنسی یا کوئن شرعاً نہ کوئی مال ہے، اور نہ ہی وثیقہ دین (۱)، بلکہ یہ محض دھوکا، سود اور جوے کی ایک ڈجیٹل شکل ہے، جو شرعاً ممنوع ہے (۲)، لہذا موجودہ زمانے میں ''بٹ کوئن'' یا ''ڈیجیٹل کرنسی'' کی خرید وفروخت کے نام سے انٹرنیٹ اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے، اس میں پیسے لگانا اور خرید وفروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے ذریعہ کسی چیز کی خرید وفروخت درست ہے (۳)۔

لہذا عوام الناس بالخصوص نوجوانوں کو سود اور جوئے کے بارے میں قرآن وحدیث میں وارد قباحتیں، شناعتیں اور وعیدیں بتا کر انہیں اس کے معصیتِ کبیرہ ہونے کا احساس دلایا جائے، نیز حکومتی سطح ہموار ہو تو حکومت کی معاونت سے اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر کے ملکی معیشت کو گھاٹے سے بچانے کی پرزور مہم چلائی جائے، اور بے روزگاری کو ختم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

الحجة على ما قلنا:

(۱) ما في " التنوير مع الدر والرد " : (قوله: مالا أو لا) إلخ، المراد بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم، والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعا؛ فما يباح بلا تمول لايكون مالًا كحبة حنطة وما يتمول بلا إباحة انتفاع لا يكون متقوما كالخمر، وإذا عدم الأمران لم يثبت واحد منهما كالدم. بحر ملخصًا عن الكشف الكبير. وحاصله أن المال أعم من المتمول؛ لأن المال ما يمكن ادخاره ولو غير مباح كالخمر، والمتقوم ما يمكن ادخاره مع الإباحة، فالخمر مال لا متقوم،.... وفي التلويح أيضًا من بحث القضاء: والتحقيق أن المنفعة ملك لا مال؛ لأن الملك ما من شأنه أن يتصرف فيه بوصف الاختصاص، والمال ما من شأنه أن يدخر للانتفاع وقت الحاجة، والتقويم يستلزم المالية عند الإمام والملك .... وفي البحر عن الحاوي القدسي: المال اسم لغير الآدمي، خلق لمصالح الآدمي وأمكن إحرازه والتصرف فيه على وجه الاختيار، والعبد وإن كان فيه معنى المالية لكنه ليس بمال حقيقة حتى لايجوز قتله وإهلاكه.

(۶/۱۰/۱۱/ كتاب البيوع، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) ما في " القرآن الكريم " : ﴿يا أيها الذين اٰمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجسٌ من عمل الشيطٰن فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾. (سورة المائدة: ۹۰)

ما في " أحكام القرآن للجصاص " : ولا خلاف بين أهل العلم في تحريم القمار، وأن المخاطرة من القمار، قال ابن عباس : إن المخاطرة قمار، وأن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال والزوجة، وقد كان ذلك مباحًا إلى أن ورد تحريمه . (۱/۳۹۸)

ما في " جامع الترمذي " : (ولنهي النبي ﷺ عن بيع الغرر) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : " نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرر وبيع الحصاة " . (۱/۲۳۳/ أبواب البيوع، باب ما جاء في كراهية بيع الغرر، صحيح مسلم: ۲/۲/ كتاب البيوع)

ما في " رد المحتار " : القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى ؛ وسمي القمار قمارًا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه، وهو حرام بالنص .

(۹/۵۷۷/ ۵۷۸/الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغيره)

ما في " معجم لغة الفقهاء " : القمار تعليق الملك على الخطر والمال من الجانبين . (ص/۳۶۹)

(۳) ما في " الشامية " : إذ من شرط المعقود عليه: أن يكون موجوداً مالاً متقوماً مملوكاً في نفسه، وأن يكون ملك البائع فيما يبيعه لنفسه، وأن يكون مقدور التسليم، منح. (۵/۵۸/ كتاب البيوع، باب بيع الفاسد)

ما في " الدر المنتقى " : وكذا بطل بيع مال غير متقوم أي ما لا يباح الانتفاع به كالخمر والخنزير....... ويدخل فيه فرس أو ثور من خزف لاستيناس الصبي لأنه لا قيمة له ولا تضمن متلفه . (٧٨/٣، كتاب البيوع، باب بيع الفاسد)

ما في " الفقه الإسلامي وأدلته " : شروط البيع عند الحنفية أربعة أقسام: شروط الإنعقاد، شروط الصحة، شروط النفاذ، شروط اللزوم .

أما شروط الإنعقاد فهي أربعة أنواع : شروط العاقد، شروط الصيغة، شروط المعقود عليه، يشترط في المعقود عليه خمسة شروط: أن يكون المبيع مالًا، وأن يكون متقوماً، وأن يكون محرزاً، وأن يكون المعقود عليه موجوداً حين التعاقد، وأن يكون مقدور التسليم حين العقد. (٣٣٥٠/٥، ٣٣٥٢)

ما في " الموسوعة الفقهية " : تعريف الثمن: الثمن هو ما يبذله المشترى من عوض للحصول على المبيع، والثمن أحد جزأي المعقود عليه – وهو الثمن والمثمن – وهما من مقومات عقد البيع، ولذا ذهب الجمهور إلى أن هلاك الثمن المعين قبل القبض ينفسخ به البيع في الجملة . ويرى الحنفية أن المقصود الأصلي من البيع هو المبيع؛ لأن الانتفاع إنما يكون بالأعيان، والأثمان وسيلة للمبادلة، ولذا اعتبروا التقوم في الثمن شرط صحة، وهو في المبيع شرط انعقاد، وهي تفرقة خاصة بهم دون الجمهور، فإن كان الثمن غير متقوم لم يبطل البيع عندهم، بل ينعقد فاسدا، فإذا أزيل سبب الفساد صح البيع. (٢٦/٩، حرف الباء، البيع الثمن وأحكامه وأحواله) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه العبد: محمد ...

١٥/٥/١٤٤٦ھ

صدر مفتي وقاضي دار الافتاء والقضاء

جامعه إسلاميه اشاعة العلوم أكل كوا ،الهند

JAMIA ISLAMIA ISHAATUL ULOOM AKKALKUWA

DEPARTMENT OF IFTA

رقم الفتوى:

نوٹ: ڈیجیٹل کرنسی کے عنوان پر دارالافتاء جامعہ اکل کوا کا ایک تفصیلی فتوی منسلک کیا جا رہا ہے۔ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!

سوالنامہ
کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضرات مفتیانِ کرام،

عرض یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی سے متعلق میرے چند سوالات ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات دے دیجئے۔ سوالات آپ کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے تمہیداً میں اپنا تعارف پیش کرتا ہوں اور پھر ٹھوس اور مستند عالمی معاشی اور سائنسی ماہرین کی تحقیق کا خلاصہ بمع حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

میرا نام مبشر حسین رحمانی ہے اور مختصراً میرا تعارف یہ ہے کہ میں منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہوں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہا ہوں۔ میں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ میں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر میرے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہوچکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر میری سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز مل چکے ہیں۔ مجھے کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں میری سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سالوں سے یعنی سن ۲۰۲۰، ۲۰۲۱ اور ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے چند ٹھوس سائنسی اور معاشی حقائق و تحقیقات کا خلاصہ آپ کے پیشِ خدمت ہے۔

- ✓ کرپٹو کرنسی ایک فرضی کرنسی ہے اور حسّی طور پر تو درکنار ڈیجیٹل طور پر بھی موجود نہیں ہوتیں۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی میں کوائن سرے سے موجود ہی نہیں ہوتے بلکہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کھاتے یعنی لیجر میں محض فرضی نمبروں کا اندراج ہے۔
- ✓ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ ٹرانزیکشن کا لیجر میں اندراج کیا جاتا ہے جو کہ بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کی ملکیت کے ثبوت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کیلئے "پبلک پرائیوٹ کی" اور "یوٹی ایکس او" UTXO کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- ✓ یورپی یونین کی اقتصادی اور مالیاتی امور کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ یورپین پارلیمنٹ میں جمع کروائی ہے جس میں عالمی معاشی ماہرین کے مطابق ڈیجیٹل کرنسیوں کو بطور آلہ مبادلہ استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے [1] ۔ نیز کرپٹو کرنسیوں کو بطور قدر شمار کرنے

کے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرپٹو کرنسیاں، کرنسی کے بنیادی اوصاف پر پورا نہیں اترتیں۔ یعنی عالمی معاشی ماہرین کے مطابق کرپٹو کرنسی، کرنسی نہیں ہے!

- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق بٹ کوائن کو بطور کرنسی استعمال نہیں کیا جارہا اور نہ ہی کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو سے پانچ فیصد لوگوں نے بٹ کوائن کو چیزوں اور اشیاء کی خریداری کیلئے استعمال کیا۔ جبکہ پچانوے فیصد لوگوں نے اس کو بطور سرمایہ کاری کے استعمال کیا[2]۔
- ✓ یورپی سپروائزری اتھارٹیز صارفین کو خبردار کرتی ہیں کہ بہت سے کرپٹو اثاثے انتہائی رسکی اور سٹے بازی یعنی قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ یہ زیادہ تر ریٹیل صارفین کے لیے بطور سرمایہ کاری یا ادائیگی یا تبادلے کے لئے موزوں نہیں ہیں [3]۔
- ✓ ایک اور سائنسی تحقیق کے مطابق تین کرپٹو کرنسیوں یعنی ڈوج کوائن Dogecoin ، زیڈ کیش ZCash ، اور ایتھریم کلاسک Ethereum Classic میں اکیاون فیصد سے زیادہ دولت سو سے کم لوگوں (ایڈریس) کے پاس مرتکز ہے [4]۔ یعنی کرپٹو کرنسی کے اندر دولت کی تقسیم اصلی دنیا کی معیشت سے بھی بری ہے۔
- ✓ شروع کے دو سالوں میں بٹ کوائن کی تمام دولت پر محض ۶۴ لوگوں کا قبضہ تھا [5]۔ یعنی بٹ کوائن لانچ ہونے سے لے کر بٹ کوائن کی قیمت ایک امریکی ڈالر تک، یعنی تقریباً دو سال کا عرصہ، چونسٹھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے زیادہ تر بٹ کوائن کو مائن کیا۔
- ✓ مارک کارنی جو کہ بینک آف کینیڈا کے سن ۲۰۰۸ سے ۲۰۱۳ تک گورنر رہے اور پھر ۲۰۱۳ سے ۲۰۱۸ تک بینک آف انگلینڈ کے گورنر رہے، نے اسکاٹش اکنامکس کانفرنس ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ میں مارچ ۲۰۱۸ میں اپنے خطاب بعنوان "زر کا مستقبل" یعنی The Future of Money میں بہت ہی واشگاف الفاظ میں کہا کہ "کرپٹو کرنسی کافی حد تک لاٹری ہے" یعنی آسان الفاظ میں کرپٹو کرنسی جُوا، قمار، میسر یعنی Gambling کی شکل ہے۔ اُن کا یہ خطاب بینک آف انگلینڈ کی ویب سائٹ پر تحریری شکل میں بھی موجود ہے[6]۔
- ✓ کرپٹو کرنسیوں سے سافٹ ویئر کی طرح ذاتی انتفاع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کی کوئی ذاتی قدر نہیں اور قیمتِ اسمیہ بھی نہیں لہذا اس کا مالِ مُتَقَوَّم ہونا مشکوک ہے۔
- ✓ ہر کوئی اپنی کرپٹو کرنسی بنا سکتا ہے۔ اس وقت سترہ ہزار سے زائد کرپٹو کرنسیاں وجود میں آچکی ہیں۔ اس میں بیع قبل القبض کا معاملہ ہے۔ اس کا زیادہ استعمال سٹے بازی میں ہے۔ یہ زر (کرنسی) کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اس کی قیمت میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جس کے سبب اس کا استعمال سٹے بازی میں بہت ہو رہا ہے۔
- ✓ اس پر کچھ لوگوں اور اداروں کی اجارہ داری ہے۔ اس میں کئی جگہوں پر غرر کثیر ہے جس میں مائننگ کا عمل سرفہرست ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی بجلی اور گیس کی طرح عمدہ اموال میں شامل نہیں۔
- ✓ اس کو انتظامی طور پر کچھ ادارے اور لوگ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ مروجہ سودی بینک نظام سے بھی بدتر ہے۔
- ✓ اس کی قیمت میں کمی اور زیادتی پر چند لوگ اور اداروں کا قبضہ ہے۔
- ✓ کرپٹو کرنسی کے پیچھے کوئی حکومت نہیں۔

- کرپٹو کرنسی کے حوالے سے مستند دارالافتاؤں نے عدم جواز کے درجِ ذیل فتویٰ جاری کئے ہیں اور اکابر جمہور مفتیانِ کرام کی کرپٹو کرنسی سے متعلق رائے عدم جواز کی ہی ہے۔

اُم المدارس دارالعلوم دیوبند[1] کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن وغیرہ) کو آپ ڈیجیٹل کرنسی کہیں یا ڈیجیٹل تجارتی چیز، بہر صورت یہ ایک فرضی چیز ہے اور اس کا عنوان ہاتھی کے دانت کی طرح محض دکھانے کی چیز ہے۔ بٹ کوئن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقہائے کرام کی تصریحات کی روشنی میں از روئے شرع مال نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثمن عرفی ہے۔ نیز اس کاروبار میں حقیقت میں کوئی مبیع وغیرہ نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں پائی جاتی ہیں؛ بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے، اس لیے کرپٹو کرنسی (بٹ کوئن یا کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی) کی خرید وفروخت کی شکل میں نیٹ پر چلنے والا کاروبار شرعاً حلال وجائز نہیں ہے، اس لیے کسی مسلمان کے لیے اس کاروبار میں پیسے انویسٹ کرنا بھی شرعاً جائز نہ ہو گا"۔

اس طرح جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن[2]، کرپٹو کرنسی سے متعلق یہ کہتی ہے:
"واضح رہے کہ ڈیجیٹل کرنسی ، کرپٹو کرنسی یا بٹ کوئن کا کوئی مادی وجود نہیں ہے ایک فرضی اور حسابی چیز ہے، لہذا اس کے ذریعہ پاکستان میں یا پاکستان سے باہر لین دین اور سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔"

تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے "بٹ کوائن" محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف اور شرائط بالکل موجود نہیں ہیں، لہذا موجودہ زمانے میں "کوئن" یا "ڈیجیٹل کرنسی" کی خرید و فروخت کے نام سے انٹرنیٹ پر اور الیکٹرونک مارکیٹ میں جو کاروبار چل رہا ہے وہ حلال اور جائز نہیں ہے، وہ محض دھوکا ہے، اس میں حقیقت میں کوئی مادی چیز نہیں ہوتی، اور اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا صرف اکاؤنٹ میں کچھ عدد آجاتے ہیں، اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی ایک شکل ہے، اس لیے "بٹ کوائن" یا کسی بھی "ڈیجیٹل کرنسی" کے نام نہاد کاروبار میں پیسے لگانا اور خرید و فروخت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔(۲/۹۲، بیت العمار، کراچی)۔

ابھی حال ہی میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے دستخط کے ساتھ فتویٰ جاری ہوا ہے جس میں بہت ہی واضح الفاظ میں کرپٹو کرنسی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

---

[1] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، جواب نمبر:158329
https://darulifta-deoband.com/home/ur/business/158329

[2] فتوی نمبر:144406101332 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/karaptwkrnsi-ky-karobar-kahukm-144406101332/10-01-2023

"ٹیتھر یو ایس ڈی ٹی (Tether USDT) ماہرین کی تحقیق کے مطابق بنیادی طور پر فرضی نمبروں کا کھاتے میں اندراج ہے، اس میں صرف ٹرانزیکشن کا تبادلہ اور خرید و فروخت ہوتی ہے اور اس میں کوئی مبیع نہیں ہوتی۔ نیز یہ سارا سلسلہ دراصل کرپٹو کرنسی کے نظام کو مزید تقویت دینے کیلئے بنایا گیا ہے اور اصل مقصد بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیوں کے کاروبار کو مزید ترویج دینا ہے۔ دراصل بٹ کوائن کے کمپیوٹر کوڈ کو لے لیا گیا ہے، اس کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہ تاثر دیا گیا ہے کہ یہ کرپٹو کرنسی کی ایک نئی قسم یعنی ٹیتھر یو ایس ڈی ٹی اسٹیبل کوائن (Tether USDT Stable Coin) ہے اور اس کے ہر یونٹ کے پیچھے امریکی ڈالر بطور اثاثہ رکھا گیا ہے (محققین کے مطابق یہ محض ایک دعوی ہے)۔ اصل میں پیچھے بٹ کوائن کا کوڈ ہی چل رہا ہے، اس بٹ کوائن کے کوڈ میں کوئی ردوبدل نہیں کیا گیا، لھذا ٹیتھر یو ایس ڈی ٹی کو کرپٹو کرنسی ہی سمجھا جائے۔ اور کرپٹو کرنسی کے بارے میں بہت سے معاصر علماء کی رائے یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی کی اس موجودہ شکل و صورت میں خرید و فروخت یا اس کے ذریعہ معاملات انجام دینا جائز نہیں ہے، اور اس کا استعمال عام طور پر سٹے بازی میں ہو رہا ہے، لھذا صورت مسئولہ میں کرپٹو کرنسی کی خرید و فروخت یا اس کے ذریعہ فنڈز کی منتقلی کا مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔"

- کچھ حضرات کرپٹو کرنسی کے جواز کی بڑے زور و شور سے تحریک چلا رہے ہیں اور نوجوان مفتیانِ کرام، سادہ لوح نوجوانوں اور عوام کو کرپٹو کرنسی کی غلط ماہیت بتا کر کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔
- کیونکہ عوام تو جس میں خواہش ہو اور مطلب براری ہو اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں، اس لئے بڑے نامور مفتیانِ کرام کے فتویٰ کو چھوڑ کر ان کے مقابلے میں عوام ان حضرات کی باتوں کو لے کر کرپٹو کرنسی کو اختیار کر رہے ہیں۔
- کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام کہ کرپٹو کرنسی کا فی نفسہ شرعی حکم کیا ہے؟ فقہی تکییف کیا ہے؟ یہ کاروبار کے حکم میں ہے یا اس کو جُوا یا سٹے بازی میں شمار کیا جائے گا؟ کیا اس کی خرید و فروخت جائز ہے یا ناجائز؟ کیا اس سے کسی چیز کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے؟ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور عوام کو اس کے بچانے کی کیا ترتیب بنائی جائے؟

مستفتی، مبشر حسین رحمانی (آئرلینڈ)
بدھ، ۹ رمضان ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۰ مارچ ۲۰۲۴
Email: mshrehmani@gmail.com

نوٹ: میں چونکہ آئرلینڈ میں مقیم ہوں لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مجھے اس سوالنامہ کا جواب اگر میری ای میل پھر بھیج دیا جائے تو عین نوازش ہو گی، جزاکم اللہ خیرا۔

References

[1] GERBA, E. and RUBIO, M., *Virtual Money: How Much do Cryptocurrencies Alter the Fundamental Functions of Money?*, Study for the Committee on Economic and Monetary Affairs, Policy Department for Economic, Scientific and Quality of Life Policies, European Parliament, Luxembourg, 2019.

[2] Dirk G. Baur, KiHoon Hong, Adrian D. Lee, *Bitcoin: Medium of exchange or speculative assets?*, Journal of International Financial Markets, Institutions and Money, Volume 54, 2018.

[3] European Supervisory Authorities Warnings on Cryptocurrency, Source: https://www.eba.europa.eu/eu-financial-regulators-warn-consumers-risks-crypto-assets

[4] Ashish Rajendra Sai, Jim Buckley and Andrew Le Gear, *Characterizing Wealth Inequality in Cryptocurrencies*, Frontiers in Blockchain, Vol. 4, Article 730122, December 2021.

[5] Alyssa Blackburn, Christoph Huber, Yossi Eliaz, Muhammad Saad Shamim, David Weisz, Goutham Seshadri, Kevin Kim, Shengqi Hang, Erez Lieberman Aiden, *Cooperation among an anonymous group protected Bitcoin during failures of decentralization*, CoRR abs/2206.02871, Jun 2022.

[6] Mark Carney (Bank of England Governor), The Future of Money, Bank of England, 2018. https://www.bankofengland.co.uk/speech/2018/mark-carney-speech-to-the-inaugural-scottish-economics-conference

تصوراتی دنیا کی تصوراتی کرنسی

یعنی

”بٹ کوئن“ (BITCOIN) کا تعارُف وطریقۂ کار

اوراس کا حکم شرعی

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على رسوله الكريم أما بعد !

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة " . رواه البيهقي في شعب الإيمان . (مشكوة المصابيح : ١٢٨/٢ ، رقم : ٢٧٨١ ، كتاب البيوع)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں کہ ”حلال کمائی کا حصول وطلب دیگر فرائض کی ادائیگی کی طرح ایک مستقل فریضہ ہے۔“

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم نے اپنی ایک تحریر میں رقم فرمایا ہے کہ موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سارے عالم کے مسلمانوں میں ایک شعور پیدا ہورہا ہے، اور وہ شعور یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنی عبادتیں شریعت کے مطابق انجام دینا چاہتے ہیں، اسی طرح اپنے معاملات کو بھی شریعت کے سانچے میں ڈھالیں، یہ قدرت کی طرف سے ایک شعور ہے، جو ساری دنیا کے مسلمانوں میں رفتہ رفتہ پیدا ہونا شروع ہوا ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ایسے لوگ جن کی ظاہری شکل وصورت اور ظاہری وضع قطع کو دیکھ کر دور دور تک یہ گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ متدین (دین دار) ہوں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں حرام مال کی نفرت اور حلال مال کی طرف رغبت پیدا فرمادی۔ اب وہ اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح ہمارے معاملات شریعت کے مطابق ہوجائیں، وہ اس تلاش میں ہے کہ کوئی ہماری رہنمائی کرے، لیکن اس میدان (خاص کر حوادث ونوازل/ جدید معاملات) میں رہنمائی کرنے والے، ان کے مزاج ومزاق کو سمجھ کر ان کے معاملات اور اصطلاحات کو سمجھ کر جواب دینے والے بہت کم ہوگئے، یعنی اس وقت ضرورت تو بہت بڑی ہے، لیکن اس ضرورت کو پورا کرنے والے افراد بہت کم ہیں۔

آج اگر ایک تاجر تجارت کررہا ہے، اور تجارت میں روزمرہ نئے نئے حالات پیش آتے ہیں، وہ کسی عالم کے پاس جاتا ہے، کہ بھائی میری یہ صورتِ حال ہے، اس کا حکم بتائیں؟ لیکن صورتِ حال یہ ہوگئی ہے کہ تاجر عالم کی بات نہیں سمجھتا، اور عالم تاجر کی بات نہیں سمجھتا، کیوں کہ دونوں کے درمیان ایک ایسا فاصلہ قائم ہوگیا ہے کہ ان کی بہت سی اصطلاحات اور بہت سے معاملات میں ان

کے عرف اور طریقِ کار سے عالم ناواقف ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ علماء کے پاس جا کر ہمیں اپنے سوالات کا پورا جواب نہیں ملتا، تو انہوں نے علماء کی طرف رجوع کرنا ہی چھوڑ دیا۔ اس کی وجہ سے علماء اور کاروبار کرنے والوں کے درمیان اور معاملات کے اندر بہت بڑا فاصلہ پیدا ہوگیا، اور اس کے نتیجے میں خرابی درخرابی پیدا ہوتی چلی گئی۔ (مقتبس از انعام الباری: ۶/۴۳، بتغیر یسیر) آخر کوئی تو بات ہوگی کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ مارکیٹ میں جا کر باقاعدہ تاجروں کے تجارتی حال واحوال دریافت فرمایا کرتے تھے، اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی خاطر رات بھر آرام نہیں فرماتے تھے، آج امت کو امام محمد جیسے کئی محمدوں کی ضرورت ہے، لہٰذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ''فقہ المعاملات'' کو سمجھا جائے اور پڑھا جائے۔ اور تاجروں سے جدید مسائل ونوازل کی صورتیں معلوم کرکے، اُنہیں قلم بند کرکے، ان پر حکمِ شرعی کا انطباق (Applicability / اَپلی کیبلیٹی) کیا جائے۔

چوں کہ دوستوں، خاص کر مولانا سعادت اللہ اشاعتی حیدرآبادی کی طرف سے کئی مرتبہ ''بٹ کوئن'' وغیرہ کرنسیس سے متعلق حکم شرعی پوچھا گیا، لیکن بات وہی تھی کہ نہ ہم اُن کی بات سمجھ پائے تھے، نہ وہ ہماری زبان، ان کو یہی جواب دیا جاتا رہا کہ آن لائن جتنی بھی کرنسیس یا کاروبار آج کل چلتے ہیں، وہ اطمینان بخش نہیں ہوتے ہیں، لہٰذا ان کاروباروں میں مشغول نہ ہونا ہی بہتر ہے، لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ ''بٹ کوئن'' (تصوراتی کرنسی) کے بارے میں جان کاری اور نیٹ پر موجود اس کے تعارف وطریقۂ کار (انٹروڈکشن اینڈ پروسیڈر Introduction & Procedure) کو ذرا ایک مرتبہ دیکھ لیں، یا سن لیں، کیوں کہ بہت سے مسلمان (خصوصاً نوجوان طبقہ) کم وقت میں زیادہ پیسہ کمانے کے چکر میں اس طرح کی آن لائن کرنسیس کے کاروبار کو فالو کررہے ہیں، اگر اس طریقۂ کار کی حلت یا حرمت سامنے نہ لائی گئی، اور اگر یہ کاروبار حرام ہوا، تو اشتغال بالحرام کی وجہ سے تجار عوام وعلماء سب مأخوذ ہوں گے، اور اگر حلال ہوا، تو کسی طرح کا کوئی شبہ باقی نہ رہے گا، بلکہ اطمینان کے ساتھ جو چاہے یہ کاروبار کرسکتا ہے، چنانچہ بٹ کوئن سے متعلق بنیادی جان کاری حاصل کی گئی، اور حضرت شیخ الاسلام مدظلہ کی مذکورہ تحریر کو پڑھنے کے بعد مزید شوق پیدا ہوا کہ اس معاملے کا حل جلد از جلد عوام اور تاجروں کے سامنے پیش کیا جائے، لہٰذا بٹ کوئن سے متعلق بنیادی جان کاری، اس کے فوائد، اہمیت اور متوقع خطرات درج ذیل ملاحظہ فرمائیں:

کرنسی کی قسمیں:

دنیا میں دو طرح کی کرنسی چلتی ہیں: (۱) ایک لیگل کرنسی (Legal Currency) جو 180 ممالک میں چلتی ہیں۔

(۲) اور دوسری اَلٹرنیٹیو کرنسی (Alternative Currency) جو انٹرنیٹ پر، پوری دنیا میں چلتی ہے۔

۱۹۸۳ء میں ڈیجیٹل منی (Digital Mony) کا آئڈیا ایک کمپنی نے دیا اور پھر ۱۹۹۰ء کے زمانے میں ڈی جی کیش کمپنی (Digi Cash Company) وجود میں آئی، اور مختلف کرنسیاں وجود میں آئیں، جیسے ڈِکسی پے (DixiPay)، اسکریل (Skrill)، ایکو پیز (ecoPayz)، پے پال (PayPal)، انٹرو پے (entroPay)، اوکے پے (OKPAY)، اِیگو پے (EGOPAY)، سولڈ ٹرسٹ پے (SolidTrustPay)، پرفیکٹ منی (Perfect Mony)، اِی پیمنٹ (Epayments)، کیو پے زا (Q PAYZA)، نیٹ اِلر (NETELLER)، وغیرہ یہ سب وہ منی اور کرنسیس ہیں جو انٹرنیٹ پر یوز (Use) کی جاتی ہیں۔

"بٹ کوئن" کو ڈیجیٹل کرنسی (Digital Currency)، کرپٹو کرنسی (Crypto Currency)، ڈیجیٹل منی (Digital Mony)، ڈیجیٹل کیش (Digital Cash)، بایوگرافی (Bayografy) بھی کہتے ہیں۔ ان میں سب سے اہم اور قیمتی "بٹ کوئن کرنسی" (Bitcoin Currency) ہے۔ (ع۔م)

"بٹ کوئن" کیسے کام کرتا ھے؟: "بٹ کوئن" کو کرنسی کی ایک نئی قسم کہا جاتا ہے، اگرچہ دیگر کرنسیوں کی طرح اس کی قدر کا تعین بھی اسی طریقے سے ہوتا ہے کہ لوگ اسے کتنا استعمال کرتے ہیں۔ "بٹ کوئن" کی منتقلی کے عمل کے لیے "میننگ" کا استعمال ہوتا ہے، جس میں کمپیوٹر ایک مشکل حسابی طریقہ کار سے گزرتا ہے، اور ۶۴ / ڈیجٹس کے ذریعے مسئلے کا حل نکالتا ہے، ہر مسئلہ جو حل ہو جاتا ہے اس کے نتیجے میں ایک "بٹ کوئن" بنتا ہے۔ اس وقت ڈیڑھ کروڑ "بٹ کوئن" موجود ہیں۔ بٹ کوئن حاصل کرنے کے لیے صارف کے پاس بٹ کوئن کی معلومات ہونی چاہیے جو کہ یہ ۳۴۔ ۲۷ / الفاظ اور ہندسوں کی لڑی ہوتی ہے۔ یہ ہندسے اور لفظ "ورچوَل پوسٹ باکس" کی مانند ہوتے ہیں۔ بٹ کوئن کی معلومات کے لیے کوئی رجسٹر نہیں ہوتا، اس لیے لوگ جب ان کی ترسیل کرتے ہیں، تو اپنی شناخت چھپانے کے لیے انہیں استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایڈریسز "بٹ کوئن" کے والٹ (Wallet) میں محفوظ ہوتے ہیں جو جمع پونجی کا حساب کتاب رکھتے ہیں۔ "بٹ کوئن" کی ترسیل میں جانچ کے لیے کمپیوٹر کی بہت توانائی استعمال ہوتی ہے۔

"بٹ کوئن" کی قدر پھلی بار سونے سے زیادہ ھوگئی :

ڈیجیٹل ورچوَل کرنسی "بٹ کوئن" کے ایک یونٹ کی قدر تاریخ میں پہلی بار ایک اونس سونے کی قیمت سے تجاوز کر گئی ہے، گزشتہ دنوں "بٹ کوئن" کی قدر ایک ہزار ۲۶۸ / امریکی ڈالر تھی، جب کہ اس کے مقابلے میں ایک اُونس سونے کی قیمت ایک ہزار ۲۳۳ / ڈالر رہی۔

"بٹ کوئن" کی قدر میں حالیہ اضافے کی وجہ چین میں اس کی بڑھتی مانگ ہے، تاہم حکام نے خبردار کیا ہے کہ اس کے ذریعے سے ملک سے باہر پیسہ لے جایا جا رہا ہے۔ ۲۰۱۴ء میں بٹ کوئن کی قدر شدید مندی کا شکار ہوئی تھی، تاہم گزشتہ مہینے بٹ کوئن کی قدر میں اضافہ دیکھا گیا تھا۔ ۲۰۰۹ء میں متعارف کروائے جانے کے بعد سے بٹ کوئن کی قدر غیر مستحکم رہی ہے، اور بہت سے ماہرین یہ سوال کرتے رہے ہیں کہ کیا ڈیجیٹل کرنسی زیادہ عرصے تک چل سکے گی؟

رواں سال کے آغاز میں چینی حکام نے بٹ کوئن کے ذریعے تجارت کے خلاف کریک ڈاؤن کیا تھا، جس کی وجہ ملک سے باہر غیر قانونی طور پر رقم کی ترسیل کو روکنا بتایا گیا تھا، تاہم بیجنگ کی جانب سے نگرانی کے سخت طریقۂ کار کے باوجود کرنسی کی قدر میں کچھ ہی دن کے لیے کمی آئی، اور جنوری کے اواخر سے اس کی قدر میں جو اضافہ ہونا شروع ہوا، وہ تا حال جاری ہے۔

رواں سال جنوری میں بٹ کوئن کی قدر میں ریکارڈ اضافے کے بعد اس میں مسلسل استحکام دیکھنے کو مل رہا ہے۔

(بشکریہ: انقلاب [ہمہ رنگ]، مؤرخہ ۹ / مارچ ۲۰۱۷ء بروز جمعرات)

بٹ کوئن لیگل کرنسی ھے یا نھیں؟:

(۱) ۱۸۰ / ممالک کی کرنسی الگ ہے، جسے سرکیولیٹنگ کرنسی (Circulating Currency) کہتے ہیں، یعنی پیپر کرنسی۔

(۲) الٹرنیٹیو کرنسی (Alternative Currency) اس میں پلاسٹک کرنسی زیادہ ہوتی ہے، مثلاً: پین کارڈ، سکرین کارڈ، ویزا کارڈ، اے ٹی ایم کارڈ وغیرہ۔ بٹ کوئن بھی ایک اَلٹرنیٹیو کرنسی (Alternative Currency) ہے۔

الیکٹرانک منی (Electronic Money) یا اِی منی (E Money)۔

(۳) بٹ کوئن جاپانی سائنٹسٹ ''ستوشی نا کاموتو'' نے ۲۰۰۸ء میں ایجاد کیا، اور اوپن سورس یعنی ۲۰۰۹ء میں اسے ریلیز کیا۔

بٹ کوئن ویلیو (BTC): ایک ستوشی:- 1btc = 1.00000000/-

1satoshi = 0.00000001/-

فی الحال ایک بی ٹی سی (BTC) کی قیمت -/47,250 (پاکستانی روپیہ) اور قریباً 45000 (ہندوستانی روپیہ) ہے۔

بٹ کوئن ویلیو ہسٹری:

۲۰۰۹ء ۲۰۱۰ء میں اس کی کوئی ویلیو نہیں تھی۔ پھر بڑھتے بڑھتے سیل اینڈ ڈیمانڈ کے فارمولے پر یہ کرنسی چلتی ہے۔ ہر آدھے گھنٹے بعد ریٹ چینج ہوتا ہے۔ حتی کہ مئی ۲۰۱۶ء میں ایک بٹ کوئن کا ریٹ -/450 ڈالر تھا۔

مستقبل میں ۲۱ ملین بٹ کوئن بنیں گے۔ 6.12 ملین بن چکے ہیں، جو ٹریڈ ان مارک ہو رہے ہیں۔

بٹ کوئن مرچنٹس: تقریباً ۱۲ ہزار کمپنیاں (مرچنٹس) BTC یوز کر رہی ہیں۔

ٹاپ ٹین بیگیسٹ کمپنیاں (Tpp 10 Biggest Bitcoin Accepting Merchants):

MicroSoft. Dell. Expedia. Airbattic. American Redcross. Wikipedia. Destinia. Overstock.com. Cnewegg. Reeds.

آل ورلڈ (All World) (پوری دنیا میں) تقریباً ۶ سو کمپنیاں ہیں جو کرپٹو کرنسی کے اوپر کام کر رہی ہیں۔ (۶ سو کرنسیس الگ الگ ہیں، مثلاً: بٹ کوئن (Bit Coin)، بلیک کوئن (Balck Coin)، ڈیش (Dash)، ڈوج کوئن (Doge Coin)، ڈیجیٹل نوٹ (Digital Note) وغیرہ)۔ لیکن BTC کی ویلیو تمام کرپٹو کرنسیس سے زیادہ ہے۔

BTC کی اہمیت: ۲۰۰۰ ہزار مرچنٹ مثلاً Microsoft. Wordpress. Apple app stor. Reddit. Amazon وغیرہ اسے یوز (استعمال) کر رہے ہیں۔

دیگر کرنسیس کے مقابلے BTC کی طاقت: بینکنگ سسٹم کو پیپر کرنسی تک آنے میں 250 سال لگے، ATM مشین 85 سال بعد بینک کے پاس آئے، جب کہ BTC صرف اور صرف ۳ سال میں اتنی فیمس ہوئی کہ اس کے ATM بن گئے۔ ۱۲ سو ڈالر تک اس کا ریٹ بڑھ گیا تھا۔ فی الحال آل ورلڈ ۲۰ ممالک میں BTC کے ATM لگے ہوئے ہیں۔ پہلا BTC اے ٹی ایم (ATM) اکتوبر ۲۰۱۳ء کناڈا (Canada) میں لگا تھا۔

BTC کے استعمال کی وجہ: یہ آپ کی اپنی کرنسی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ آپ کے پاس کتنے BTC موجود ہیں؟ یعنی نو بینک نو گورنمنٹ (No Bank No Govt)، لین دین کے لیے سب سے محفوظ ترین طریقہ ہے۔ کم از کم ایزی

ٹرانسفر اس سے کیا جاسکتا ہے۔ فیس بھی بہت کم، نا کے برابر۔ جب کہ نوٹ بینک کی پراپرٹی ہے، کسی بھی وقت اُسے واپس لے سکتا ہے، نوٹ ناکارہ ہوجاتا ہے، BTC میں ایسا کچھ بھی نہیں، آنے والے وقت میں ۹۸/ ہزار پانچ سو ڈالر تک اِنکریز (Increase) کرسکتی ہے، یعنی ایک کروڑ کا ایک BTC ہوگا۔

Start Btc Work آپ بٹ کوئن کیسے اسٹارٹ کرسکتے ہیں؟ یعنی مائن (Mine) کرنے کا طریقہ :

BTC کی ایک مشین ہوتی ہے، کمپنیاں مختلف سَروَرز (Sarovers) پر BTC کو گور کررہی ہوتی ہیں۔ آپ ان کمپنیوں کی ویب سائٹس پر جاکر بٹ کوئن وغیرہ دیگر ڈیجیٹل کرنسیوں کو مائن کرسکتے ہیں۔

بٹ کوئن مائن (Mine / حاصل کرنے) کے بنیادی طریقے تین ہیں:

(۱) Asic Mining۔ ستوشی ناکاموتو پروگرامر نے جو سافٹ ویئر اور پروگرام بنایا وہاں سے مائن کرنے کو ایز یک مائننگ کہتے ہیں، جیسے پتھر، کوئلہ، سونا اور ہیروں کی مائننگ ہوتی ہے، ایسے ہی بٹ کوئن کی مائننگ ہوتی ہے، کمپیوٹر سسٹم میں بذریعہ سی پی یو (CPU)، یا جی پی یو (GPU) سے ہی ہم بٹ کوئن آن کرسکتے ہیں، پروسیز مشین کو کمپیوٹر سسٹم سے اٹیچ کرنا پڑتا ہے، اور یہ مشین ہائی پاور کے ہوتے ہیں، جو ہانگ کانگ وغیرہ سے منگوائے جاسکتے ہیں، یعنی مشین خود ہمیں خریدنا ہوتا ہے۔

(۲) Cloud Mining۔ بڑی بڑی کمپنیوں کے بڑے بڑے ڈاٹا سرورز جو بٹ کوئن کو مائن کرتے ہیں، جس میں مختلف کمپنیاں یہ آفر کرتی ہیں کہ اگر آپ ایز یک مائنر سے اسے آن نہیں کرسکتے، تو ہمارے ساتھ ۳، یا ۵/ سال کا معاہدہ کرلیں، اس میں ہمارے اکاؤنٹ میں ڈالر وغیرہ یعنی کرنسیز کا ہونا ضروری ہوتا ہے، جس کی بنیاد پر ہمیں بٹ کوئن مائن کی جاتی ہیں، یعنی دی جاتی ہے۔

(۳) Free Websites۔ فری بٹ کوئنس ان ویب سائٹس کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں۔ لیکن کہاوت ہے کہ جتنا گڑ اُتنا میٹھا۔ یعنی جتنی زیادہ کمائی کرنا ہے اس کے لیے پہلے دو طریقوں میں سے کسی ایک کو اپنانا ہوگا۔ Solve Captcha کرنے کے بعد، یعنی فارم پُر کرنے پر کمپنی آپ کو فری بٹ کوئن یعنی کچھ ستوشی دیتی ہے۔ ہر گھنٹے کے بعد کیپچا (Captha) بدلتا رہتا ہے۔

مزید دو طریقے اور ہیں:

(۱) کرپٹو کرنسی (Crypto Currency) کی ٹریڈنگ کے ذریعے۔ (اس طریقہ میں مختلف کرپٹو کرنسی کو بٹ کوئن میں، اور بٹ کوئن کو دوسری کرپٹو کرنسی میں میں ایکسچینج کرکے بٹ کوئن کمائے جاتے ہیں)

(۲) گیم لنگ (Gameling) کے ذریعے۔ (اس طریقہ میں بہت سارے ایسے گیم کھیلے جاتے ہیں جن کی وننگ پرائز میں بٹ کوئن حاصل ہوتے ہیں)

مائننگ فی Mining Fee: دلال کو 500 ستوشی انعام میں ملتی ہے۔ جتنی زیادہ ٹرانزیکشن کرے گا اتنی زیادہ Fee ملے گی۔ اسپیشل ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر BTC کے لیے ضروری ہے، نیز بجلی بھی خرچ کرنی پڑتی ہے، جتنا زیادہ انویسٹ کریں گے، اتنا ہارڈ ویئر پاور ہمیں دیں گے۔ یہ عمل رِسکی ہے، کہ کچھ کمپنیاں انویسمنٹ لے کر بھاگ جاتی ہیں، بہت کم کمپنیاں اس میں باقی رہتی ہیں۔

(**بعض اھم شارٹ کٹس** Some Important Shortcuts): یعنی کمپنیاں جو پاور مائنر (Miner) کو دیتی ہیں، ان کو شارٹ کٹ میں اس طرح لکھا یا کہا جاتا ہے، جو مندرجہ ذیل ہے:

1) 1000 Hash/s= 1 kilo Hash= 1 KH/s

2) 1000 KH/s= 1 Mega Hash= 1 MH/s

3) 1000 MH/s= 1 Giga Hash= 1 KH/s

4) 1000 GH/s= 1 Tera Hash= 1 TH/s

بعض کمپنیاں ایک کلوہیش یونٹ (Hash Unit) کے ساتھ پاور دیتی ہیں، آہستہ آہستہ میگا ہیش (Mega Hash) کی طرف جاتے ہیں، اسی طرح ہوتے ہوتے ٹیراہیش (Tera Hash) تک پہنچتے ہیں، یعنی درجہ بدرجہ بٹ کوئن (BitCoin) کا پاور بڑھتا جاتا ہے۔

رسک لیں یا پیچھے بٹھیں رہیں؟ (Take Risk Or Stay Back):

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کرنسی کے حصول کے لیے ہمیں اس کے کاروبار میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں؟ فائدہ اٹھائیں یا نہیں؟ تو یاد رکھیں کہ اگر رسک لیں تو سکسیس فُل (کامیاب) ورنہ ستوشی ضائع ہوں گے، کامیابی ممکن ہے، اس لیے اگر رسک لے لو تو بہتر ہے، کیوں کہ کرنٹ پوزیشن سے ہایر (اونچی) پوزیشن پر جا سکتے ہیں۔

(بحوالہ آن لائن ویڈیو، من جانب جبران علی، Dablio Raja&)

❁......❁......❁

تفصیلی رپورٹ بسلسلہ بٹ کوئن

آپ نے پیسے کے کئی رُوپ دیکھے ہوں گے، جیسے بھارتیہ روپے، امریکی ڈالر، برٹش پاؤنڈ، جاپانی ین، اور یوروپ کا یُورو۔ یہ تمام کرنسیز ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کرنسیز کاغذ سے بنی ہوتی ہیں، جنہیں آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں، اپنی جیب میں رکھ سکتے ہیں، اور انہیں چھو کر محسوس بھی کر سکتے ہیں۔ آپ جس دیش میں بھی جاتے ہیں، اسی دیش کی کرنسی استعمال کرنی پڑتی ہے، لیکن کیا آپ نے ایسی کرنسی کے بارے میں سنا ہے کہ جو دکھائی نہیں دیتی لیکن پھر بھی وہ دنیا کی سب سے مولیوان (قیمتی) کرنسی ہے۔

ہم بٹ کوئن کی بات کر رہے ہیں، یہ ایک پرکار کی ڈیجیٹل کرنسی ہے، اگر انٹرنیٹ ایک دیش ہوتا تو شاید بٹ کوئن کرنسی انٹرنیٹ کی راشٹریہ کرنسی ہوتی۔ ہوسکتا ہے کہ بٹ کوئن کے بارے میں آپ میں سے بہت سارے لوگوں نے نہیں سنا ہوگا، اور جنہوں نے سنا بھی ہوگا ان میں سے بہت سارے لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیسے کام کرتی ہے؟ بٹ کوئن ہوتا کیا ہے؟ اس لیے آج ہم دنیا کی سب سے قیمتی کرنسی کا تعارف آپ کے سامنے کریں گے، کیوں کہ اس کرنسی کے ایک سکے کی قیمت آج کی تاریخ میں قریب ۴۵۰۰۰ روپے (ہندوستانی) ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ سکہ کسی کو دکھائی نہیں دیتا، کیوں کہ یہ ایک طرح کا ڈیجیٹل سکہ ہے۔

دنیا میں پہلی بار بٹ کوئن کے روپ میں ہوئے لین دین کو ایک بھارتیہ ایجنسی فریز کرنے کی تیاری کر رہی ہے، بٹ کوئن کا

استعمال کر کے ڈرگ تسکروں نے پیسے کا لین دین شروع کر دیا ہے، اور اب اس لین دین کی رقم میں سے قریب ۵۰۰/ بٹ کوئنس کو فریز کرنے کی تیاری بھارت کے نیر کوٹکس کنٹرول بیورو نے کر لی ہے۔ ایک بٹ کوئن کی قیمت قریبا۴۵/ ہزار روپئے ہیں، تو ضبط کی جانے والی رقم گویا دو کروڑ ۲۵/ لاکھ روپئے ہیں۔

آخر بٹ کوئن ہے کیا؟ اور یہ کیسے کام کرتا ہے؟ کیوں دنیا بھر کے لوگ بٹ کوئنس خریدنا چاہتے ہیں؟

بٹ کوئن دنیا کی پہلی ای سینٹرلائز کرپٹو کرنسی (Crypto Currency) ہے، خاص طور پر ڈیجیٹل دنیا کے لیے بنائی گئی ہے، بٹ کوئن کا استعمال پوری دنیا میں کبھی بھی اور کہیں بھی کیا جاسکتا ہے، بٹ کوئن کے ذریعے کوئی بھی ویکتی (شخص) دنیا میں کسی بھی دوسرے ویکتی (شخص) کو، رقم بھیج سکتا ہے، پیسہ بھیج سکتا ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے لیے کسی بینک یا تھرڈ پارٹی ایجنسی کی مدد نہیں لینی پڑتی، یعنی آپ جو بھی پیسہ کسی کو بھیجنا چاہتے ہیں، اس پیسے کو سیدھے اپنے بٹ کوئن والیوٹ سے کسی دوسرے ویکتی کے بٹ کوئن والیوٹ میں ٹرانسفر کر سکتے ہیں، اس طرح سے پیسہ ٹرانسفر کرنے پر آپ کو صرف ڈھائی سینٹ یعنی قریب ایک روپیہ ۶۷/ پیسے کی فیس دینی ہوتی ہے، جو کہ بہت ہی کم ہے، معمولی ہے، دنیا بھر میں اس وقت لاکھوں لوگ سادھارن کرنسی (موجودہ چلن) کی جگہ بٹ کوئن کا استعمال کر رہے ہیں، ابھی دنیا میں پیسوں کے قانون لین دین کے لیے بینکوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ کسی دیش (ملک) میں کتنی کرنسی کا سرکیولیشن (اجرا) ہوگا یہ بھی بینک اور وہاں کی سرکاریں طے کرتی ہیں، لیکن بٹ کوئن ایک ایسی وِوَستھا (سہولت) ہے، جس پر کسی ایجنسی، بینک یا سرکار کا نینترن (قبضہ) نہیں ہے، بٹ کوئن کے تحت لین دین سیدھے دو لوگوں کے درمیان ہوتا ہے، یہ آرتھک وِوَستھا کا لین دین پوری طرح سے اَن کرپٹیڈ (رشوت و دھوکہ دہی سے پاک) ہوتا ہے، یعنی سُرکشت و محفوظ طریقہ ہے، لیکن اس لین دین کے معاملے میں آپ کے والیوٹ (کھاتے) میں نوٹ نہیں آتے، کرنسی نہیں آتی، بلکہ کچھ ڈیجیٹل کوڈس آتے ہیں، اور یہی کوڈس آپ تک پہنچی ہوئی رقم ہوتی ہے۔

اب آپ کو بتاتے ہیں کہ بٹ کوئن کی اَرتھ وِوَستھا (پیسوں کے لین دین کی سہولت) کیسے کام کرتی ہے؟

پانچ سال پہلے تک ایک بٹ کوئن صرف ۶/ روپئے کا تھا، لیکن آج ایک بٹ کوئن ۴۵۰۰۰/ روپئے کا ہو گیا ہے، بٹ کوئن کی شروعات آج سے سات سال پہلے ۳/ جنوری ۲۰۰۹ء کو ''ستوشی نا کا موتو'' (SATOSHI NAKA MOTO) نام کے ایک پروگرامر نے کی تھی، لیکن آپ کو یہ بھی ہم بتا دیں کہ ستوشی نا کا موتو کون ہے؟ یہ آج تک کسی کو نہیں پتہ، حالانکہ الگ الگ وقت پر، الگ الگ لوگ ستوشی نا کا موتو ہونے کا دعویٰ کرتے رہے ہیں، لیکن بٹ کوئن کے اصلی جنک (موجد) کے بارے میں ابھی بھی کسی کے پاس کوئی پختہ جان کاری نہیں ہے۔

ستوشی نا کا موتو نے جب بٹ کوئن کی شروعات کی تھی، تب ان کا مقصد اسے کرنسی میں بدلنا نہیں تھا، بلکہ ایسا صرف یہ ثابت کرنے کے لیے کیا گیا تھا کہ بنا کسی تھرڈ پارٹی کی مدد کے بھی آرتھک (پیسوں کا) لین دین کیا جاسکتا ہے، یعنی یہ سیدھے دو لوگوں کے بیچ بھی سنبھو (ممکن) ہے۔

۲۲/ مئی ۲۰۱۰ء کو پہلی بار ایک پیزا (Pizza) کے بدلے ۱۰/ ہزار بٹ کوئن دینے کی پیشکش کی گئی تھی، یعنی تب ایک بٹ کوئن کی قیمت صرف دس سینٹ تھی، یا دس سینٹ سے بھی کم تھی، لیکن آج بٹ کوئن کی قیمت کئی ہزار گنا بڑھ چکی ہے، اس کے مارکیٹ

میں آجانے کے بعد زیادہ سے زیادہ لوگ اب اسے خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور بٹ کوئن کی قیمت لگاتار بڑھتی جارہی ہے۔

دنیا میں الگ الگ دیش ہیں، الگ الگ سنسکرتیاں ہیں، الگ الگ لوگ ہیں، الگ الگ بھاشائیں (زبانیں) ہیں، الگ الگ کھان پان اور الگ الگ طاقتیں ہیں، لیکن پوری دنیا میں ایک چیز ایسی ہے جو سب کو جوڑتی ہے، اور وہ چیز ہے پیسہ، آج لگ بھگ ہر کام کے لیے پیسوں کی ضرورت پڑتی ہے، چاہے وہ کھانا خریدنا ہو، پانی خریدنا ہو، گھر خریدنا ہو، ہتھیار خریدنا ہو، یعنی ہر چیز کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے، کئی لوگوں کی زندگی اس پیسے کو کمانے کے چکر میں خرچ ہو جاتی ہے، پیسے کے لیے لوگ محنت کرتے ہیں، سنگھرش (انتھک محنت) کرتے ہیں، اپرادھ (جرائم) کرتے ہیں، اور یہاں تک کہ لوگوں کا خون (قتل) بھی کر دیتے ہیں، لیکن کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ پیسے، یہ کرنسی، اور کاغذ کا وہ ٹکڑا جسے ہم نوٹ کہتے ہیں، اصل میں ہے کیا؟

دراصل جو کاغذ کا نوٹ آپ کی جیب میں ہے، وہ ایک طرح کا وعدہ ہے آپ کو کاغذ کے ٹکڑے پر لکھی گئی رقم کے چکانے کا، جب آپ یہ نوٹ کسی دکان دار کو دیتے ہیں، تو وعدے کا یہ کاغذ اس کے پاس پہنچ جاتا ہے، اور وہ دکان دار بدلے میں آپ کو سامان دے دیتا ہے، یعنی کاغذ کے اس نوٹ کا پورا مولیہ (قیمت/ ویلیو) صرف وہ وعدہ ہے جو ریزرو بینک (RBI) نے آپ سے کیا ہے، لیکن جب کاغذ کے یہی نوٹ آپ بینک میں جمع کراتے ہیں، تو بینک اس میں سے ایک بڑی رقم دوسروں کو اُدھار دے دیتا ہے، جب کہ آپ کے اکاؤنٹ میں آپ اپنی جمع کرائی گئی رقم دیکھ پا رہے ہوتے ہیں، حالانکہ اصلیت میں وہ رقم وہاں ہوتی نہیں ہے، ادھار لینے والا ویکتی (شخص) اسی پیسے سے سامان خریدتا ہے، اور وہ پیسہ ایک بار پھر بینک میں پہنچتا ہے، بینک اس پیسے کو پھر ادھار کے طور پر دے دیتا ہے، اور اس پر بیاج بھی وصولتا ہے، اس طرح سے کاغذ کے ٹکڑے پر کیا گیا وعدہ ارتھ وِوَستھا (پیسوں کے لین دین) کا سب سے بڑا وعدہ بن جاتا ہے، سچ یہ ہے کہ اگر تین پرتشت (فی صد) لوگ بھی بینکوں میں جمع اپنا پیسہ واپس مانگ لیں، تو بینکوں کے پاس دینے کے لیے کیش (نقد) ہوگا ہی نہیں، کیوں کہ وہ کیش یعنی آپ کے واسطے بینک کو سونپے گئے نوٹ ایک بڑی ارتھ وِوَستھا (مالی لین دین) کا حصہ بن گئے ہیں، اور اس پوری ارتھ وِوستھا پر نینترن (قبضہ) ہے سرکاروں کا اور بینکوں کا، یعنی سرکار اور بینک کے ستھر (سطح) پر کوئی گڑبڑ ہو جائے، تو آپ کا پورا پیسہ ڈوب سکتا ہے، لیکن بٹ کوئن اسی خطرے اور بینکوں اور سرکار کے اسی نینترن (قبضہ) کو دور کرنے کی کوشش ہے۔

بٹ کوئن ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے، اور ایک سافٹ ویئر ہے، بٹ کوئن انٹرنیٹ کی دنیا سے جڑے کمپیوٹرس کے ذریعے پیمنٹ (ادائیگی اجرت) کا نیا طریقہ ہے، بٹ کوئن ایک ایسی ڈیجیٹل کرنسی ہے جو اوپن سورس سافٹ ویئر پر آدھارِت (قائم) ہے، جس کا اَوِشکار (ایجاد) ستوشی ناکا موتو نے کیا تھا، آج دنیا کے ہزاروں پروگرامر بٹ کوئن کے فیچرس کو زیادہ مضبوط اور محفوظ وسرکشت بنا رہے ہیں، جب ہم سامانیہ طور پر سادھارن کرنسی کا استعمال کرتے ہیں، تو اس کی دیکھ ریکھ کا ذمہ بینکوں کا ہوتا ہے، یعنی پیسہ کہاں سے چل کر ان کے پاس پہنچا؟ اس کا پورا ریکارڈ بینک اپنے پاس رکھتے ہیں، اور اس کے بدلے میں فیس کے نام سے اچھی خاصی رقم آپ سے وصولتے ہیں، اور بٹ کوئن پیسوں کے لین دین کے بیچ سے بینک اور مڈل بینک کو ہٹا کر اسے زیادہ تیز اور محفوظ وسرکشت بنا دیتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کے ساتھ تو کافی چھیڑ چھاڑ کی جاسکتی ہے، یا پھر فلموں کی طرح اس کی پائریسی بھی ہو سکتی ہے، تو اس کا جواب ہے کہ ایسا تو سمبھو (ممکن) نہیں ہے، کیوں کہ ستوشی ناکا موتو کی اوشکار کی خاصیت یہ ہے کہ بٹ کوئن عام لوگوں کے

بیچ بٹے بلاک چینج میں بھیجا جاتا ہے، جیسے بینک آپ کے پیسے کا حساب پلس اور مائنس میں رکھتے ہیں، ویسے ہی بلاک چینج میں ہر ایک بٹ کوئن کا حساب رکھا جاتا ہے، یعنی دنیا میں کہیں بھی اور کبھی بھی ہوئے کسی بھی بٹ کوئن ٹرانزیکشن کا حساب ہمیشہ بلاک چینج میں موجود رہتا ہے، اور اس بلاک چینج میں سرکشت رکھنے والے لوگوں کو بھی لین دین پر نظر رکھنے کے لیے بلاک چینج کو سرکشت رکھنے کے لیے انعام کے طور بٹ کوئن دیئے جاتے ہیں، کیوں کہ ہر ٹرانزیکشن کو ویری فائی کیا جاتا ہے، اور نیٹ ورک اس کا ریکارڈ رکھتا ہے، اس لیے اس میں دھاندلی نہیں کی جاسکتی، اَسیمت پیسہ (غیر قانونی کالا دھن) گھوٹالوں کو جنم دیتا ہے، اسکیمس کو جنم دیتا ہے، اور آرتھک مندی (پیسوں کے دیوالیہ) کی وجہ بھی بنتا ہے، کسی کو نہیں پتہ کہ اس وقت دنیا میں کتنے ڈالرس ہیں؟ لیکن اگلے ۱۲۵ر ورشوں (سالوں) کے دوران بننے والے بٹ کوئنس کی سنکھیا (تعداد) ابھی سے نردھارِت (طے) ہے، بینک کئی ایسے لوگوں کو پیسے ادھار دیتے ہیں جن کا ارادہ ہی واپس کرنے کا نہیں ہوتا، یہ لوگ یا تو خود کو دیوالیہ گھوشت (کنگال ہونے کا اعلان) کر دیتے ہیں، یا دیش چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، اور اس کا خمیازہ عام آدمی کو ہی بھگتنا پڑتا ہے، لیکن ڈیجیٹل کرنسی پر کسی سرکار کے بینک کا نینترن (قبضہ) نہیں ہوتا، یہ ایک ایسی کمپیوٹر کوڈنگ ہے کہ اس کے ساتھ گھوٹالہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

بٹ کوئن کا سب سے زیادہ استعمال رے میٹنس (حوالہ) کے شیکتر (شعبے) میں بڑھ رہا ہے، رے میٹینسیس اس رقم کو کہتے ہیں جو باہر رہنے والے اپنے دیشوں میں بھیجتے ہیں، رے میٹینسیس حاصل کرنے کے معاملے میں بھارت دنیا کا نمبر ایک دیش (ملک) ہے، ۲۰۱۵ء میں ۴ر لاکھ ۶۲ر ہزار کروڑ روپئے کی رقم رے میٹنس کی تھی، عام طور پر یہ رقم بینکوں کے ذریعے یا منی ٹرانسفر ایجنسیوں کے ذریعے بھیجی جاتی ہے، جس پر ۵ر فی صد سے ۳۰ر فی صد تک رقم وصول کی جاتی ہے، پوری دنیا میں منی ٹرانسفر پر اوسطاً ۱۰ر فی صد کا چارج لگتا ہے، یعنی جو رقم باہر رہنے والے اپنے گھر بھیجتے ہیں اس میں سے اوسطاً ۴۶ر ہزار کروڑ روپئے اس فیس میں چکائے جاتے ہیں، جو بینکوں کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔

بٹ کوئن کا استعمال دنیا میں ہر دن بڑھ رہا ہے، دنیا کی ہزاروں کمپنیاں اب پیمنٹ کے لیے بٹ کوئن کو سویکار (قبول) کر رہی ہیں، آپ فون خریدنے سے لے کر ہوٹل بک کرانے، کار خریدنے، الیکٹرانک آئٹم خریدنے، یہاں تک کہ کافی خریدنے کے لیے بھی بٹ کوئن کا استعمال کر سکتے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے کہ بٹ کوئن کے ساتھ خطرے نہیں ہیں، سرکار کا نینترن نہ ہونے کی وجہ سے اس کرنسی کی ویلیو اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے، لوگ غلط کاموں کے لیے ممنوعہ چیزیں خریدنے کے لیے بھی بٹ کوئن کا استعمال کر رہے ہیں، اور دنیا بھر کی کئی سرکاریں اور بینکس اسے قانونی مانیتا (منظوری) دینے کے لیے تیار نہیں ہیں، لیکن بٹ کوئن کا سارا حساب و کتاب انٹرنیٹ پر موجود رہتا ہے، یعنی بٹ کوئن کالے دھن کی سمسّیا (پریشانی) کو بھی سماپت (ختم) کر سکتا ہے، اور پیسوں کے لین دین میں نئے طریقوں کو متعارف کرا سکتا ہے۔ (بیورو رپورٹ زی میڈیا/ZeeMedia)

آخر بٹ کوئن یعنی ڈیجیٹل کرنسی کام کیسے کرتی ہے؟ اور بٹ کوئن نکلتے کہاں سے ہیں؟

تو آپ کو بتادیں کہ بٹ کوئن کا آدان پردان (لین دین) پیئر ٹو پیئر (براہِ راست ادائیگی) تکنیک (الیکٹرانک سسٹم) سے ہوتا ہے، یعنی یہ رقم ایک کمپیوٹر سے سیدھے دوسرے کمپیوٹر میں پہنچ جاتی ہے، لیکن اس لین دین کو سرکشت و محفوظ بناتے ہیں وہ ہزاروں لوگ جو اپنے طاقت ور کمپیوٹرس کی مدد سے ان ٹرانزیکشن پر نظر رکھتے ہیں، اور ان کی جانچ کرتے ہیں، اور جو بھی شخص ایسی کامیابی حاصل کر لیتا ہے، اسے

بطور انعام کچھ بٹ کوئنس دیئے جاتے ہیں، اسے بٹ کوئن کی مائننگ (Mining) کہا جاتا ہے، دراصل کوڈ لینگویج میں ہونے والے اس آدان پردان (لین دین) کو ویری فائی کرنے والے ہزاروں لوگ اس پرکریا (طریقۂ کار) میں بینک کے ایک کلرک (اجیر) کی طرح کام کرتے ہیں، اور انہیں مائنرس (Miners) کہا جاتا ہے، یہ لوگ ٹرانزیکشن پر نظر رکھتے ہیں تا کہ اس کا غلط استعمال نہ ہو، اس کے لیے ان مائنرس کو ایک میتھ میٹکل پرابلم (Mathmetical Problum) حل کرنی ہوتی ہے، جو مائنر جتنی جلدی یہ پرابلم سول (حل) کرتا ہے، اس کے بدلے اسے ساڑھے بارہ بٹ کوئن ملتے ہیں، اور اس طرح سے بٹ کوئن ڈیجیٹل بازار میں آجاتے ہیں، نیز بٹ کوئن کی تعداد ایک متعین وقت کے وقت گھٹ کر آدھی رہ جاتی ہے، شروعات میں ایک بلاک سے ۵۰ / بٹ کوئن نکلا کرتے تھے، ہر چار سال میں بٹ کوئن کی تعداد پرتی بلاک گھٹ کر آدھی رہ جاتی ہے، اس لیے آج سے ۱۲۵ / سالوں کے بعد یعنی ۲۱۴۰ / تک نئے بٹ کوئنس کا نرمان (مارکیٹ میں آمد) بالکل بند ہو جائے گا، شمار کے حساب سے تب تک دنیا میں ۲ / کروڑ ۱۰ / لاکھ بٹ کوئنس آچکے ہوں گے۔

بٹ کوئن مستقبل کی کرنسی ہے، اور مستقبل میں ختم بھی ہو جائے گی، اس لیے لوگوں میں زیادہ سے زیادہ بٹ کوئن خریدنے کی ہوڑ مچی ہوئی ہے، اس کا دار و مدار ''ڈیمانڈ اینڈ سپلائی'' (Demand & Supply) پر ہے، بھارت میں ۲۰۱۵ء میں ایک بٹ کوئن کی قیمت ۱۴۰۰۰ / روپے تھی، جب کہ مئی ۲۰۱۶ء میں یہ بڑھ کر ۳۰۰۰۰ / روپے فی بٹ کوئن ہو گئی تھی، اور آج کے ریٹ کے حساب سے فی بٹ کوئن قریب ۴۵۰۰۰ / روپے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ۲۰۱۸ء میں فی بٹ کوئن ۱۰ / ہزار ڈالر تک اس کی قیمت جاسکتی ہے، یعنی آج کے کرنسی ریٹ کے حساب سے ۶ / لاکھ ۶۸ / ہزار روپے۔

دنیا کی بڑی بڑی کمپنیاں اس کو استعمال کر رہی ہیں، کہ آگے چل کر نوٹ کی اہمیت و قیمت کم ہو جائے گی۔ اس وقت دنیا میں قریب ۸ / سو کروڑ موبائل فونس ہیں، جب کہ دنیا کی آبادی سات سو کروڑ ہے، اس کے برعکس دنیا میں ۲ / سو کروڑ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں ہے، یعنی سبھی موبائل فونس والے بٹ کوئنس کا استعمال کرنے لگیں، تو یہ دنیا کی سب سے بڑی بینکنگ پرنالی بن جائے گی، جس میں کسی بھی سرکار یا ادارے کا دخل نہیں ہوگا، بہر حال سرکشت و محفوظ لین دین کا یہ طریقہ ہونے کے باوجود بٹ کوئن کے اپنے کئی خطرے ہیں، اس لیے بہت سارے دیشوں (ملکوں) نے ابھی تک بٹ کوئن کو قانونی مانیتا (منظوری) نہیں دی ہے۔ اس کے علاوہ اَن کرپٹیڈ (رشوت و دھوکہ دہی سے پاک) ہونے کی وجہ سے ڈرگس (Drugs) اور ہتھیاروں کی تسکری (اسمگلنگ / غیر قانونی سپلائی) کرنے والے مافیا اور دیگر اَپرادھک (جرائم پیشہ) لوگ بھی لین دین کے لیے بٹ کوئن کا استعمال کر رہے ہیں، جو کہ خطرناک ہے۔

بٹ کوئنس کا بڑھتا استعمال دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ آنے والے کچھ وَرشوں (سالوں) میں دیوالی کی شام کو ہونے والی لکشمی پوجن (دولت کی پوجا) کا طریقہ بھی، ہوسکتا ہے بدل جائے، اور تب شاید لوگ اپنے کمپیوٹرس اور موبائل فونس پر بٹ کوئن کے وال پیپرس لگا کر اس کی پوجا کرنے لگیں۔ (بیورو رپورٹ زی نیوز Zee News India)

الغرض! ''بٹ کوئن'' (BitCoin) مستقبل کی ایک ایسی عالمی ڈیجیٹل کرنسی کے طور پر اُبھر رہی ہے، جس کا دار و مدار ہی ''ڈیمانڈ اینڈ سپلائی'' (Demand & Supply) پر ہے۔ اور دنیا کی تمام بڑی بڑی نامور کمپنیاں بھی پیمنٹ و لین دین کے لیے اسی کا سہارا لے رہی ہیں، لیکن چوں کہ اب تک اس ڈیجیٹل کرنسی کو کسی ملک نے باقاعدہ قانونی منظوری نہیں دی ہے، اس لیے کہ ہر

ایک ملک کو اپنی کرنسی کے ڈاؤن ہونے اور گراوٹ کا خطرہ ہے، حتی کہ امریکہ جیسا سپر پاور ملک بھی اس کرنسی سے دہشت میں ہے۔

یہ ایک ایسی کرنسی ہے جس میں آپ مجبور نہیں بن سکتے ، بر خلاف لیگل کرنسی کے، کہ اس میں نوٹ بندی کے سرکاری اعلان کے بعد آپ ہاتھ میں پیسے ہوتے ہوئے بھی مجبور ولاچار ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک ایسی کرنسی ہے جسے کوئی سرکاری ادارہ (بینک وغیرہ) کنٹرول نہیں کرتا۔ کسی تھرڈ پارٹی یا ایجنسی یا بینک کی اس میں سہارے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس کرنسی کو ہر کوئی اپنے پاس محفوظ رکھ سکتا ہے، اور خود ہی اس کی جان کاری بھی رکھتا ہے۔ اس پر کم از کم (Minimum) کرنسی بھی ٹرانسفر کی جاسکتی ہے، اور زیادہ سے زیادہ بھی۔ اس پر چارج بھی بہت ہی کم (Very Cheap) لگتا ہے، بر خلاف سرکاری اداروں اور بینکوں کے کہ وہاں چارج اور ٹیکس بہت زیادہ لگتے ہیں، جیسا کہ موجودہ سرکاری فیصلے بھی آچکے ہیں کہ اے ٹی ایم سے چار مرتبہ ٹرانزیکشن پر 150 روپئے چارج لگے گا، اور بھی دیگر چارجس وضع کیے جارہے ہیں۔ نیز بٹ کوئن کے ذریعے اون لائن خریداری بھی کی جاسکتی ہے، من پسند اشیاء دنیا کے کسی بھی کونے سے انسان آرڈر دے کر منگوا سکتا ہے، اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بٹ کوئن کو لیگل کرنسی میں تبدیل کرنا چاہے، تو کر بھی سکتا ہے۔ الغرض! اس کرنسی کی ایجاد کا مقصد ہی یہ ہے کہ لین دین میں سرکاری اداروں اور بینکوں کے بوجھ سے بچا جائے، یعنی؛ نو بینک نو سرکار (No Bank No Govt)۔ ایک طرف جہاں لوگوں کے لیے اس میں سہولت ہے وہیں دوسری طرف فراڈ اور دھوکہ دھڑی کرنے والے، مافیا اور جرائم پیشہ افراد، اسی طرح بڑے بڑے سٹہ باز اور جواری وقماری لوگ اور بینک اکاؤنٹس ہیکرس و بلیک میلنگ کرنے والے لوگ بھی اس کے ذریعے اپنے کاروبار یعنی جرائم کو بڑھاوا دے رہے ہیں، جہاں ایک طرف کالے دھن سے نجات کے لیے اس طریقۂ کار کو روبہ عمل لایا جاسکتا ہے، ایسے ہی کالے دھن کے ادخار میں یہ مدد ومعاون بھی ہو سکتا ہے۔

خلاصہ بشکل سوال وجواب :

سوال: بٹ کوئن کیا ہے؟

جواب: بٹ کوئن ایک ورچول کرنسی ہے، ایک کوموڈٹی، ایک کریپٹو کرنسی، ایک سافٹ ویئر، میڈیم آف ایکسچینج، اور سب سیٹ آف الیکٹرونک اینڈ ڈیجیٹل کرنسی ہے۔

سوال: بٹ کوئن کو کس نے بنایا؟

جواب: بٹ کوئن کو ۲۰۰۸، ۲۰۰۹ء میں ایک جاپانی انجینیر ''ستوشی ناگا موتو'' نے تخلیق کیا۔ بٹ کوئن کا مخفف BTC ہے، بٹ کوئن کی ویلیو آٹھ ڈیجیٹ ڈیسیمل پر مشتمل ہے؛ یعنی بٹ کوئن کو حسابی عمل میں یوں تحریر کیا جاتا ہے۔ 1. 00 00 00 00 بٹ کوئن کی چھوٹی سی چھوٹی اکائی۔ 0. 00 00 00 01 (یونٹ) کو ''ستوشی'' کہا جاتا ہے، جو اس کے خالق ''ستوشی ناگا موتو'' کے نام سے منسوب ہے۔

سوال: ہم بٹ کوئن کو کہاں کہاں اسٹور کر سکتے ہیں؟

جواب: بٹ کوئن کو جہاں جمع کر کے رکھا جاتا ہے، اسے بٹ کوئن والیٹ کہا جاتا ہے، سب سے پہلے ایسے والیٹ کی ضرورت ہے، جس سے آپ اپنا بٹ کوئن کا ایک یونیک اور انفرادی ایڈریس تخلیق کر سکیں، یعنی اپنا ایک بٹ کوئن ہیش، جیسے بٹ

کوئن اسٹور جس پر آپ کے کمائے ہوئے تمام بٹ کوئن جمع ہوں گے۔ یہ چار قسم کے والیٹ ہوتے ہیں:

(۱) ویب والیٹ (Web Wallet)۔ (آن لائن والیٹ)۔ (۲) سافٹ ویئر والیٹ (Softwear Wallet)۔

(۳) پیپر والیٹ (Paper Wallet)۔ (۴) ہارڈ والیٹ (Hard Wallet)/ فزیکل بٹ کوئن)۔

ویب والیٹس (Web Wallets) صرف بٹ کوئن ہی نہیں، بلکہ کرپٹو کرنسی (Crypo Currency) کے تمام کوئنس کو، وصول کرنے، اسٹور کرنے، ان کو کسی اور کوئن/کرنسی میں ایکسچینج کرنے، یا کسی کو ٹرانسفر کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ویب والیٹس مثلاً: TC.E.com Coinbase.com Cryptsy.com Bitcoin-central.net Bitstamp.net Bittrex.com وغیرہ۔ (اس کے علاوہ اب USB شکل کی کچھ والیٹ ڈیوائس بھی مارکیٹ میں آ چکی ہیں)

سوال: بٹ کوئن حاصل کرنے کے کون کونسے طریقے ہیں؟

جواب: بٹ کوئن کمانے کے پانچ طریقے ہیں:

(۱) فری سائٹس (Free Sites) سے۔ (اس طریقہ میں مختلف فری ایسی سائٹس پر ایڈ ویو کرتے ہیں، جو اس ایڈ ویو کے بدلے ہمیں فری بٹ کوئن مہیا کرتی ہیں)

(۲) کرپٹو کرنسی (Crypto Currency) کی ٹریڈنگ (Trading) کے ذریعے۔ (اس طریقہ میں مختلف کرپٹو کرنسی کو بٹ کوئن میں، اور بٹ کوئن کو دوسری کرپٹو کرنسی میں ایکسچینج کر کے بٹ کوئن کماتے ہیں)

(۳) فزیکل مائنر سے۔ (اس طریقہ میں ہم اپنا خود کا مائنر خرید لیتے ہیں، اور خود مائننگ فارم اپنی بنا لیتے ہیں)

(۴) کلاؤڈ مائننگ کے ذریعے۔ (اس طریقے میں ہم کلاؤڈ مائننگ فراہم کرنے والی کمپنیوں سے بٹ کوئن کی بدولت، بٹ کوئن مائنرز کی اسپیڈ خرید لیتے ہیں)

(۵) گیم لنگ کے ذریعے۔ (اس طریقے میں بہت سارے ایسے گیم کھیلے جاتے ہیں، جن کی وِننگ پرائز میں بٹ کوئن حاصل ہوتے ہیں)

سوال: بٹ کوئن کو کہاں کہاں استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: 10,000 یا 12,000 مرچنٹس ایسے ہیں جو اپنے کاروبار میں خرید و فروخت کے لیے بٹ کوئن کو قبول کرتے ہیں، ورڈ پریس، امازون، بٹ کوئن ٹریول، ریڈٹ، پے پال، ای بے وغیرہ، جن کا نام تفصیل میں موجود ہیں۔

ماہانہ 14.19% نئے مرچنٹس اس کرنسی کے استعمال میں شامل ہو رہے ہیں۔

دنیا کی کل 7 ملین آبادی میں سے ابھی تک 1.6 ملین لوگ ہی صرف بٹ کوئن کے متعلق جانتے ہیں۔

ماہانہ 5.46% نئے لوگ اس نظام کا حصہ بن رہے ہیں۔

ان کمپنیوں کے ناموں کی لسٹ جو BTC کو لین دین میں قبول کرتے ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لیے دیکھئے:

http://www.bitcoinvalues.net/who-accepts-bitcoins-payment-companies-stores-take-bitcoins.html

سوال: بٹ کوئن کمانے کا سب سے صحیح/ تیز/محفوظ ترین طریقہ کون سا ہے؟

جواب: یوں تو بٹ کوئن کو کمانے/ حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں، لیکن ایسا طریقہ جس میں ہماری انویسٹمنٹ محفوظ ہو، بٹ کوئن کی ارننگ انتہائی فاسٹ ہو، جو منافع بخش ہو، آسان ہو، بنام کام کیے ہو، وہ ہے اپنا بٹ کوئن مائنر لگا کر بٹ کوئن کی مائننگ کرنا۔ اِس طریقہ میں ہم ایک مائننگ مشین خرید لیتے ہیں، اور اسے ایک انٹرنیٹ کی تار، اور بجلی کی تار سے منسلک کر دیتے ہیں، بنا ساتھ کوئی کمپیوٹر چلائے، یا لیپ ٹاپ لگائے بنا، یہ مشین بٹ کوئن بنانا شروع کر دیتی ہے، اور سیکنڈز کے حساب سے آپ کے بٹ کوئن مائن کر رہی ہوتی ہے، روزانہ کی بنیاد پر یہ خود بخود تمام اس دن کے بنائے بٹ کوئن کو آپ کے بٹ کوئن والیٹ میں ٹرانسفر کر دیتی ہے، اور آپ چاہیں تو روزانہ اسے کیش بھی کروالیں، یوں جو مشین آپ نے خریدی، وہ بطور انویسٹمنٹ آپ کا سرمایہ محفوظ ہے، اور آپ روزانہ کی بنیاد پر منافع حاصل کرتے رہیں۔

سوال: بٹ کوئن کو کیش کروانے کے کون کونسے طریقے ہیں؟

جواب: آج دنیا کے تقریباً تمام ہی ممالک میں اس وقت بٹ کوئن کو سرکولیٹنگ کرنسی (ملکی گردشی) کرنسی میں تبدیل کرنے کے لیے ایکسچینج بن چکی ہیں۔ اور تقریباً دنیا کے 20 ممالک ایسے بھی ہیں، جہاں بٹ کوئن کو حاصل کرنے کے لیے ATM مشین تنصیب ہیں۔ آپ بٹ کوئن کو دیگر ورچول ڈالر میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

کسی ایکسچینجر سے بھی آپ بٹ کوئن کے بدلے پاکستانی یا ہندوستانی کرنسی حاصل کر سکتے ہیں، یا پاکستانی و ہندوستانی کرنسی سے بٹ کوئن خرید سکتے ہیں۔ (بحوالہ تحریر من جانب، ڈبلیو اور اجہ، Dablio Raja)

؟؟؟ استفتاء ؟؟؟

بٹ کوئن ڈیجیٹل کرنسی کے بارے میں مذکورہ تفصیلات پڑھنے کے بعد ذہن میں مختلف سوالات گردش کر رہے ہیں کہ:

(۱) مذکورہ ڈیجیٹل کرنسی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ لیگل (Legal) کرنسی شمار ہوگی؟ یا الٹرنیٹیو (Alternative) کرنسی کہلائے گی؟

(۲) کیا مسلمان اون لائن اس ڈیجیٹل کرنسی کو مائن (Mine) کر سکتے ہیں؟

(۳) اگر کسی نے مائن (Mine) کرلیا، تو اب اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۴) اگر کسی نے اس کے ذریعے مارکیٹ سے اون لائن سامان کی خریداری کی ہے، تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

(۵) اگر کوئی شخص اس کے ذریعے پیسہ کماتا ہے، تو کیا اس کا یہ عمل شرعاً درست ہوگا؟

(۶) بعض لوگ بطور دلالی کے اون لائن اس کا کاروبار چلا رہے ہیں، کیا یہ از روئے شرع جائز ہے؟

(۷) بعض لوگ اسے دجالی کرنسی کا نام دے رہے ہیں، اس لیے کہ اس کا موجد (ستوشی ناکاموتو) ابھی تک پردۂ خفا میں ہے، اور بہت قلیل مدت میں یہ کرنسی عالم پر چھا گئی ہے، جس کو فالو کرنے والی تمام بڑی بڑی انٹرنیشنل کمپنیاں بھی اکثر و بیشتر یوروپی ممالک و امریکہ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں، تو کیا اس کے پیچھے عالمی خفیہ دجالی طاقتوں کا ہاتھ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۸) بھارت کی موجودہ سرکار نے ابھی گزشتہ دنوں نوٹ بندی کا بھیانک کھیل کھیلا، اور پھر اس کے بعد اچانک یہ اعلان کر دیا

کہ اب ''بھارت'' بھی کیش لیس (Cash Lase) ہوگا، کئی جگہوں پر پے ٹی ایم (Paytm) کا طریقۂ کار ادائیگی کے لیے اپنایا جارہا ہے، جس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ یہ بھی مذکورہ ڈیجیٹل کرنسی کی طرف بڑھتا ہوا ایک قدم ہے۔

(۹) اسی طرح عربی فتویٰ ویب سائٹ، مثلاً: ''اسلام ویب'' کے حوالہ سے ایک ویڈیو یوٹیوب پر اَپلوڈ ہے، جس کا عنوان ہے: " الربح من الانترنت البيتكوين " (الحكم الشرعي لتعدين البيتكوين) . جس کا ماحصل یہ ہے:

فقہی اصول: الأصل في المعاملات الإباحة والجواز لا التحريم . کے پیش نظر کہا کہ: فهذا لا شك في جوازه . موصوف نے کلاؤڈ مائننگ (Cloud Mining) کو اجارہ کے حکم میں کہہ کر جائز قرار دیا۔ اجرت معلوم ہے جو ثمن طاقہ ہے، اور طرفین راضی ہیں، کہا: فالعقد جائز ولا حرج فيه . نیز کہا کہ اس کو بیع وشراء کا معاملہ بھی قرار دیا جاسکتا ہے، اس اعتبار سے بھی یہ جائز ہے۔

ویڈیو میں موصوف محترم نے اشیاء میں اصل اباحت کا قاعدہ یا اصول تو بیان کردیا، لیکن اس اصول کی تفصیل پر بالکل توجہ نہ دی، کہ اگر اشیاء میں اصل اباحت ہو، اور حرمت کا شبہ پیدا ہوجائے، اور وہ شبہ ناشی عن دلیل بھی ہو، تو اب اس شبہ کے نتیجے میں اس مباح کا ترک کیا جائے گا یا نہیں؟ قطع نظر اس کے کہ ترکِ مباح واجب ہوگا یا مستحب، جب کہ تقویٰ بھی اس کے ترک کا متقاضی ہو۔ اب موصوف محترم کے ویڈیو کا کیا جواب دیا جائے گا؟ (ع۔م)

(۱۰) اور بھی دیگر عربی فتاویٰ وتحریریں دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ علمائے عرب کے نزدیک بٹ کوئن کی حیثیت لیگل کرنسی (Legal Currency) کی ہے، اس لیے وہ اس پر بیع صرف کے احکام جاری کرتے ہیں، مثلاً اسلام ویب پر موجود، بٹ کوئن سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب سے یہی معلوم ہوتا ہے، مزید جان کاری کے لیے عربی فتویٰ وتحریر کی کماحقہٗ عبارات نقل کی جاتی ہیں، ان عربی تحریروں کے بارے میں از روئے شرع اربابِ دارالافتاء کا کیا خیال ہے؟ براہِ کرام مطلع فرمائیں!

حكم شراء وبيع العملات الإلكترونية (بيتكوين) وحكم عملية التنقيب

(۱) " **السؤال**: أود أولا أن أشكركم على مجهوداتكم ، ونسأل الله عز وجل أن يجعلها في ميزان حسناتكم . منذ خمس سنوات ظهرت عُملة جديدة اسمها البيتكوين ، وهي عملة الكترونية – عملة تشفيرية – يمكن مقارنتها بالعملات الأخرى ، مثل : الدولار ، أو اليورو ، لكن مع عدة فوارق أساسية ، من أبرزها أن هذه العملة هي عملة الكترونية بشكل كامل تتداول عبر الانترنت فقط من دون جود فيزيائي لها ، وتقوم بيتكوين على التعاملات المالية ، وتستخدم شبكة الند للند ، والتوقيع الالكتروني ، والتشفير بين شخصين مباشرة دون وجود هيئة وسيطة تنظم هذه التعاملات ، حيث تذهب النقود من حساب مستخدم إلى آخر بشكل فوري دون وجود أي رسوم تحويل ، ودون المرور عبر أي مصارف ، أو أي جهات وسيطة من أي نوع كان ، وهذه الخدمة متوفرة على مستوى العالم ، ولا تحتاج لمتطلبات ، أو أشياء معقدة لاستخدامها ، وعند الحصول على العملات يتم تخزينها في محفظة الكترونية ، ومن الممكن استخدام هذه العملات في أشياء كثيرة ، منها شراء الكتب والهدايا ، أو الأشياء المتاح شراؤها عن طريق الانترنت ، وتحويلها لعملات أخرى ، مثل : الدولار، أو اليورو ، بالإضافة إلى شراء المنتجات، ويستطيع المستخدم تبديل قطع بيتكوين النقدية

الموجودة لديه بعملات أخرى حقيقية ، وعملية التبديل هذه تتم بين المستخدمين أنفسهم الراغبين في بيع مبالغ بيتكوين، وشراء عملات حقيقية مقابلها ، أو العكس ، ونتيجةً لذلك تمتلك بيتكوين سعر صرف خاص بها ، ويرتفع هذا السعر، إذ يصل اليوم إلى ٦٠٠ دولار بعد أن كانت تعادل بضعة دولارات فقط قبل عامين ، وعلى عكس العملات التقليدية التي عادةً ما تكون مدعومة بأصول معينة ، مثل : الذهب أو العملات الأخرى ، فإن بيتكوين يتم دعمها وانتاجها من المستخدمين أنفسهم ، ويقصد بالمستخدمين أي مستخدم يرغب في التعامل مع بيتكوين ، ويمتلك جهاز كمبيوتر ، واتصال بالانترنت ، ويتم هذا من خلال عملية تُدعى : التنقيب – وهو عبارة عن تطبيق خاص يقوم المستخدم بتثبيته على أي جهاز كمبيوتر بحيث يقوم التطبيق بعملية إنتاج عملات بيتكوين جديدة ، وبشكل بطيء ، ويستطيع المستخدم من خلال هذه العملية الحصول على قطع بيتكوين النقدية الافتراضية مقابل استخدام التطبيق للقدرة الحسابية التي يقدمها معالج جهاز الكمبيوتر الخاص بالمستخدم في توليد كميات جديدة من العملة ، وعندما يتم توليد مجموعة جديدة من القطع النقدية لدى كل مستخدم ، يتم توزيع هذه المبالغ وفق خوارزمية معينة بحيث لا يمكن أن تصل القيمة الكلية لعملات بيتكوين الموجودة في السوق لأكثر من ٢١ مليون بيتكوين ، كما يحصل المستخدمون أصحاب قوة المعالجة الأعلى على حصة أكبر تتناسب مع مدى إنتاج أجهزتم من العملات ، ومنذ أسبوعين أقوم بعمليات التنقيب ، وأحصل على أجر مقابل ذلك ، فهل عملية التنقيب حلال أم حرام ؟ وهل يجوز لي شراء عملة البيتكوين بثمن وبيعها عند ارتفاع ثمنها ؟

الإجابة : الحمد لله ، والصلاة والسلام على رسول الله ، وعلى آله وصحبه ، أما بعد : فمن ملك شيئًا من تلك النقود الالكترونية بوسيلة مشروعة ، فلا حرج عليه في الانتفاع بها فيما هو مباح ، فقد بينا في فتوى سابقة أن لعملة الرقمية ، أو النقود الالكترونية عملات في شكل الكتروني غير الشكل الورقي ، أو المعدني المعتاد ، وعلى ذلك فشراؤها بعملة مختلفة معها في الجنس ، أو متفقة يعد صرفًا ، ولا بد في الصرف من التقابض ، والتماثل عند اتحاد الجنس ، والتقابض دون التماثل عند اختلاف الجنس ، والقبض قد يكون حقيقيًا، وقد يكون حكميًا ، كما بينا في الفتوى رقم : ٢٣١٤٦٠ . وعلى كل فالتنقيب أو انتاج تلك العملة وفق ما هو مأذون فيه دون غش ، أو تحايل لا حرج فيه ، وللفائدة انظر الفتوى رقم : ١١٠٧٤ . وإذا جاز عمل التنقيب جاز أخذ الأجرة عليه . والله أعلم .

(اسلام ويب : حكم شراء وبيع العملات الالكترونية (بيتكوين) وحكم عملية التنقيب ، رقم : الفتوى : ٢٥١١٧٠)

حكم الكسب عن طريق التجارة بالعملة الإلكترونية (بيتكوين)

(٢) " **السؤال**: ما حكم ربح البيتكوين العملة الرقمية من مواقع تعمل بهذا الشكل الآتي :

هناك مواقع تعطي كمية من العملة البيتكوين ، وهذه العملة رقمية كل ١ بيتكوين يساوي ٢٤٠ دولارًا ، وهي تعطي في اليوم ما يقارب ١ دولارًا ، ويمكن ربح العملة عن طريق الدخول إلى أحد المواقع كل فترة زمنية معينة ، والحصول على كمية من عملة البيتكوين ، لكن هناك بعض المواقع تعطي البيتكوين على شكل معينة

مـن البيتـكـويـن . عـلمًا أنني لا أدفع شيئًا من المال ؛ لأن تلك المواقع تقدم البيتكوين مجانًا من أجل الحصول على زوار لمواقعها ، والربح من الإعلانات التي تضعها . فهل هناك شيء محرم ؟

الفتوى : الحمد لله ، والصلاة والسلام على رسول الله ، وعلى آله وصحبه ، أما بعد :

فـقد سبق لنا بيان أن التربح بمثل هذه الطريقة لا يظهر لنا فيه حرج ، بشرط كون الاشتراك بها مجانيًّا دون مـقـابـل ، وأن يـكـون مـحتـوى الصفحات والإعلانات مباحًا ، كما سبق في الفتوى : رقم : ٢٩٣٨٩٦. وراجع للفائدة حول البيتكوين الفتوى رقم : ٢٥١١٧٠ . والله أعلم .

(متون ويب بحواله اسلام ويب ، حكم الكسب عن طريق التجارة بالعملة الإلكترونية [بيتكوين])

هل تداول بيتكوين أوتعدينه حلال أم حرام ؟

(٣) يـوجد العديد من الأشخاص لديهم ارتياب كبير من البيتكوين خصوصًا انها تقنية جديدة عمرها أقل من ست سنوات . وأغلب استفسارات تصب في نطاق واحد هل البيتكوين حلال أم حرام ؟ . توجد فتاوى من موقع موثوق ومحترم عن البيتكوين ، وشرعية تداوله أو تعدينه .

الفتوى الأولى بخصوص التعدين السحابي .

http://fatwa.islamweb.net/fatwa/index.php?page=showfatwa&Option=Fatwald&Id=276679

الفتوى الثانية بخصوص التعامل بالعملات الرقمية بصفة عامة .

http://fatwa.islamweb.net/fatwa/index.php?page=showfatwa&Option=Fatwald&Id=251170

هـذه فتـاوى مـن مـوقـع جـد موثوق . وإذا كان لديكم أي فتاوي رسمية من جهات رسمية كالأزهر أو وزارة أوقـاف فـي أحد الدول العربية أن يقوم بوضعها هنا حتى نزيل هذا اللبس بالنسبة للأعضاء الذين لديهم شكوك حول العملة الرقمية . تحياتي لكم .

هل تعدين الذهب أو التنقيب عن الذهب حلال أم حرام ؟

هل الاتجار بالذهب والفضة حلال أم حرام ؟

هل استخدام الانترنت حلال أم حرام ؟

هل الاتجار بالنفط حلال أم حرام ؟

هل بيع النفط من خلال العقود حلال أم حرام ؟

هل استخدام العقود التجارية والتراسل المالي عبر الانترنت حلال أم حرام ؟ ما الجواب ؟؟

مـا يـقـاس شـرعًـا عـلـى مـا ورد أعلاه ، لا بد أن يقاس على هذه العملة الإلكترونية نفس القواعد والضوابط الشـرعية الـمـطبـقة على وارد أعلاه ، أعتقد تصلح للتطبيق على العملة الإلكترونية خصوصًا أنها لا تختلف عن العملة الورقية إلا بما يلي .

١ - عـمـلة لا مركزية ، لا يوجد جهة حكومية أو غيرها تسيطر على انتاجها . (موجودة في العالم الافتراضي بانتظار شخص ما أو هيئة ما تقوم باستخراجها والانتفاع بها) .

٢- عملة تستخدم أساسًا في التعاملات الرقمية (أي في عالم الانترنت الافتراضي) . مثلها مثل العقود التجارية.

٣- لا وجود فيزيائي لها (أوراق .. مثال الدولار فمتى ما أرادت على سبيل المثال الحكومة الأميركية واحتاجت لسيولة ، فإنها تستطيع طباعة أوراق اسمها دولار ! لا وجود فيزيائي له ولكن تم Maktoob وتسييلها في الأسواق) للتذكير فقط : موقع بيعه لياهو بعدة ملايين كثيرة ! وهو عبارة عن كود برمجي ..... وكل بتكوين ! عبارة عن كود برمجي فريد من نوعه . ... إذا ما الفرق ؟؟؟

عودة بنا إلى الأحكام الشرعية : فطالما أنها تستخدم من خلال الأوجه الشرعية في عمليات البيع والشراء ، طالما أنه لا يتم استغلالها في عقود ربوية أو تخزينها في بنوك ربوية أو شراء ما هو غير شرعي بها !! وطالما أن ذلك يعود لمن يستخدمها ، فتغدو إذا طريقة الاستخدام وما يتبعها من ضوابط شرعية هي الحكم في حلالها أو حرامها .

ولأن العديد يسأل عن شرعيتها ، فإن الأحق أن نسأل عن شرعية أوراق العملة المتداولة ! لأن الأصل في العملة هما الذهب والفضة ، والباقي قد يعامل على أنه من الممكن أن يتم مقايضتها ، أو يبيعها Assets أصول .

والعديد من الخبراء الاقتصاديين والذين هم على دراية وعلم بماهية ونظام ا لبتكوين يعتبرونها أصل من الأصول يمكن مقايضتها ، مثلها مثل الذي يشتري أو يصمم برنامج ما ، ومن ثم يقرر أن يبيعه أو يبادله بشيء آخر . لأنها محدودة في الانتاج ، لها كمية ثابتة لن تتجاوزها ، وهي تعتبر أصل كل جزء مكون لواحد بتكوين عبارة عن كودات برمجية فريدة غير متشابهه ولكنها متسلسلة ... ولن تتشابه لأنه لو حصل ذلك لتم تزويرها ونسخها . أرجو أن لا يفهم كلامي على أنه فتوى ، ولكن يؤخذ به عند محاولة تفسير نظام البتكوين لأصحاب العلاقة الذين هم أقدر على إصدار فتوى . هذا ما عندي يا أصدقائي ، فإن أحسنت فمن الله ، وإن أسأت أو أخطأت فمن نفسي . والله أعلم . (askbitcoiner.com)

نوٹ:- بٹ کوئن کی مزید تفصیل جاننے کے لیے "بٹ کوئن ویکی پیڈیا" سرچ کیجیے! اور عرب علماء کے نزدیک حکم شرعی کی مزید تفصیل کے لیے اون لائن ویب سائٹس پر "الحكم الشرعی لتعدین البیتکوین" لکھ کر سرچ کیجیے!

نیز بٹ کوئن سے متعلق اس تحریر میں ممکن ہے کچھ نقص وکوتاہی ہو، یا معلومات میں کچھ کمی ہو، تو حضرت والا سے عاجزانہ ومؤدبانہ درخواست ہے کہ ماہرین سے جان کاری کے بعد صحیح صورتِ حال اور اس کے حکم شرعی سے آگاہ فرمانے کی زحمت برداشت کی جائے گی، کہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد صحیح صورتِ حال اور حکم شرعی کی منتظر ہے۔ ہم آپ کے نہایت مشکور وممنون ہوں گے۔

فجزاكم الله أحسن الجزاء ، وبارك الله في حياتك ، وأطال الله بقاءك علينا ! آمين يا رب العالمين !

﴿راقم ومستفتي : عبد المتين اشاعتي كانڑ گاؤں ، اورنگ آباد ، مهاراشٹر ، الهند﴾

الجواب وباللہ التوفیق :

اصل جواب سے پہلے لیگل کرنسی (زرِ قانونی/نوٹ) کی مختصر تاریخ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

اللہ پاک نے لین دین کے لیے خلقۃً سونا چاندی کو پیدا فرمایا، ایک زمانہ تک اسی کے ذریعے سے لین دین ہوتا رہا، پھر ساہوکار وسُنار لوگ سونا اپنے پاس رکھ کر اس کے بدلے رسید جاری کرنے لگے، جس کی پشت پر سونا ہوتا تھا، ہوتے ہوتے یہ رسید کاروبار

میں بنیادی حیثیت اختیار کرگئی، جب حکومتوں نے دیکھا کہ نجی ادارے رسیدیں جاری کر رہے ہیں، تو اس نے قانون بنا دیا کہ اب نجی بینکوں کو یہ نوٹ یا رسید جاری کرنے کا حق نہیں ہے، صرف حکومت کا بینک ہی نوٹ جاری کر سکتا ہے، ابتداء میں بینکوں پر لازم تھا کہ وہ جتنے نوٹ جاری کرتے ہیں ان کے پاس اتنا سونا ہونا ضروری ہے، لیکن بعد میں یہ قانون ختم کر دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ پورا سونا ہونا ضروری نہیں، لیکن ایک خاص تناسب سے سونا ہونا چاہیے، یعنی جتنے نوٹ جاری کیے ہیں، اُن کا مثلاً دو تہائی سونا ہونا چاہیے، بعد میں دو تہائی کو کم کر کے ایک تہائی کر دیا، ایک چوتھائی کر دیا، نسبتیں بدلتی چلی گئیں، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آیا کہ ساری دنیا کے ملکوں کے پاس سونا کم ہو گیا، صرف امریکہ ایک ایسا ملک تھا جس کے پاس سونا وافر مقدار میں موجود تھا، اب جن ممالک کے پاس سونا کم تھا اور نوٹ زیادہ جاری ہو گئے تھے، انہوں نے یہ سوچا کہ ہمارے پاس اتنا سونا تو نہیں ہے، کہ ہم ہر حاملِ نوٹ کو جو بھی آئے اس کو سونا ادا کریں، اس واسطے انہوں نے آپس میں یہ طے کر لیا کہ اگر ہم کسی وقت یہ سونا ادا نہ کر سکے، تو سونے کے بدلے ہم امریکی ڈالر ادا کریں گے، اور امریکہ یہ کہتا تھا کہ چوں کہ میرے پاس سونا وافر مقدار میں موجود ہے، لہٰذا میں اپنی یہ ذمہ داری قبول کرتا ہوں کہ میرے پاس جو بھی ڈالر لے کر آئے گا، میں اس کے بدلے سونا دوں گا، تو صورت ایسی تھی کہ دنیا کے سارے ممالک نوٹ کی پشت پر ڈالر رکھتے تھے، اور ڈالر کی پشت پر سونا تھا، تو جب ڈالر کی پشت پر سونا ہوا، تو بالواسطہ ان نوٹوں کی پشت پر سونا ہوا، پہلے بلاواسطہ ہوا کرتا تھا، اب بالواسطہ ہو گیا۔ پھر ۱۹۷۱ء میں ایسا ہوا کہ امریکہ میں سونے کا شدید بحران آیا، لوگوں نے محسوس کیا کہ سونے کی کچھ کمی ہو رہی ہے، تو امریکہ کے بینکوں کے پاس ہجوم لگ گیا، جس کو دیکھو ڈالر لے کر جا رہا ہے، کہ مجھے سونا دو، ہزاروں اور لاکھوں افراد بیک وقت جا کر امریکی بینکوں کے پاس اکھٹے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ڈالر کے بدلے سونا دو۔ امریکہ نے محسوس کیا کہ اس طرح تو سونے کے ذخائر ختم ہو جائیں گے، اور میں قلاش ہو جاؤں گا، جو سونا میرے پاس ہے وہ جاتا رہے گا، چنانچہ اس بحران کے موقع پر امریکہ نے بھی یہ اعلان کر دیا کہ میں بھی سونا نہیں دیتا، جو چاہو کر لو، اب ڈالر کے بدلے سونا نہیں دوں گا، البتہ جس کے پاس ڈالر ہے وہ اس کے ذریعے بازار سے جو چیز چاہے خریدے، سونا خریدے، چاندی خریدے، لیکن میں سونا دینے کا پابند نہیں ہوں، تو ۱۹۷۱ء میں نوٹ کی پشت پر سے سونا بالکل ختم ہو گیا۔ اب اس کی پشت پر بالواسطہ یا بلاواسطہ سونا نہیں ہے۔ اب اس نوٹ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ اس نوٹ میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے ذریعے بازار سے کچھ چیزیں خریدی جا سکیں، اور جس ملک کا نوٹ ہے، اسی ملک کے بازار میں خرید سکتے ہیں، باقی دنیا کے کسی ملک میں بھی اب اس کی پشت پر سونا چاندی نہیں ہے۔ (۱)

الغرض! ملکی کرنسی ترقی کرتی گئی اور آج کل اس کے پس پشت سونے کے بجائے ملکی اقتصادیات وصناعات ہو گئیں، ہر ملک کی حکومت اور بینک یہ طے کرتا ہے کہ پورے ملک میں کتنی کرنسی کا اِجراء ہو، حکومت اور بینک اس کرنسی اور نوٹ کے حامل شخص سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ اسے اس نوٹ یا کرنسی کے بقدر عین مال دینے کی مکلّف و پابند ہے، حکومت اور بینک کے اس وعدہ کی وجہ سے ان کرنسیوں اور نوٹوں میں قوتِ خرید یعنی مالیت پیدا ہوتی ہے، اگر ملک یا بینک کی طرف سے یہ وعدہ نہ ہو، تو یہ کاغذی نوٹ کاغذ کے پُرزے کے سوا کچھ بھی نہیں، جب کہ بٹ کوئن نہ کاغذی نوٹ ہے، اور نہ ہی اس کے پسِ پشت کسی ملک کی حکومت یا بینک موجود ہے، جو اس کے مالک سے اس طرح کا کوئی وعدہ کرتی ہو، یہ محض ایک ''تصوراتی دنیا کی تصوراتی کرنسی'' (ڈیجیٹل دنیا کی ڈیجیٹل کرنسی) ہے، جب کہ لین دین کے لیے مال یا ذمہ (عین یا دین) کا ہونا ضروری ہے، جیسے نقد لین دین کی صورت میں جانبین کی

طرف سے مال ہوتا ہے، یا اُدھار لین دین کی صورت میں ایک جانب مال اور دوسری جانب ذمہ ہوتا ہے، جو مبیع یا ثمن کی ادائیگی کا مکلّف و پابند ہوتا ہے، یعنی سلم و نسیئہ۔ جب کہ بٹ کوئن میں یہ صورت نہیں پائی جاتی، اس لیے کہ بٹ کوئن فی نفسہٖ نہ ذہب و فضہ (سونا چاندی) کے قبیل سے ہے، اور نہ اس کے پسِ پشت کسی حکومت یا بینک کا ذمہ ہے۔ (موجودہ دور کے بعض فقہاء نے نوٹ کو حوالہ یعنی مال کی رسید مانا ہے۔ علماء عرب نوٹ وغیرہ کو سونا چاندی کے قائم مقام مانتے ہیں۔ اور اکثر و بیشتر علماء برصغیر اسے فلوسِ نافقہ میں شمار کرتے ہیں۔[۲]

بٹ کوئن و دیگر الٹرنیٹیو کرنسیس کی خرابیوں کا جائزہ:

اس تمہید کے بعد اب ہم بٹ کوئن سے متعلق تفصیلی جان کاری کا شرعی جائزہ لیتے ہیں:

۱- اس کرنسی کے حصول میں جوا اور سٹہ کا دخل ہے کہ اگر رسک لیں تو سکسیس فُل (کامیاب) ورنہ ستوشی ضائع ہوں گے، اور اگر رسک نہ لو، تو کچھ بھی کما نہیں پائیں گے، یعنی کامیابی و ناکامی دونوں پہلو مبہم ہیں، اسی کو قمار اور سٹہ کہتے ہیں، جو شرعاً ممنوع ہے۔[۳]

۲- بٹ کوئن وغیرہ کرنسیس محض تصوراتی دنیا کی تصوراتی کرنسیس ہیں، کاغذی نوٹ و کرنسی کی طرح ان کا کوئی وجود نہیں ہے، نیز ہر ملک کی کرنسی کے پیچھے اس ملک یا بینک ادارے کا وعدہ ہوتا ہے، اس کرنسی کا نہ کوئی ملک ہے اور نہ کوئی بینک ادارہ، جو اس کے پس پشت رہ کر وعدہ پورا کر سکے، اس لیے اس کو ثمنِ عرفی بھی نہیں کہا جا سکتا، بلکہ یہ صرف تصوراتی کرنسی ہے۔[۴]

۳- ہر ملک کی کرنسی کا اِجرا اُس کی حکومت کی طرف سے ہوتا ہے، اور حکومت یا بینک کی طرف سے اس کرنسی کے پس پشت لین دین میں ادائیگی کا وعدہ ہوتا ہے، جب کہ بٹ کوئن کے ذریعے لین دین میں آپ کے والیوٹ (کھاتے) میں نوٹ یا کرنسی نہیں آتی، بلکہ کچھ ڈیجیٹل کوڈس آتے ہیں، جو آپ تک پہنچی ہوئی رقم ہوتی ہے، بالفرض اگر ڈیجیٹل کوڈس میں غلطی ہو جائے، یا کوئی الیکٹرانک مشین خراب ہو جائے، تو پھر اس کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ ضائع نہ ہوں گے۔[۵]

۴- اس تصوراتی کرنسی کا موجد بھی نامعلوم و مبہم شخص ہے، اس لحاظ سے بھی یہ کرنسی کہلائی جانے کے لائق نہیں ہے۔

۵- اس کرنسی پر کسی سرکار کا قبضہ نہیں ہے، اس کرنسی کی ویلیو کم زیادہ ہوتی رہتی ہے، لوگ غلط کاموں کے لیے ممنوعہ چیزیں خریدنے کے لیے بھی بٹ کوئن کا استعمال کر رہے ہیں، نیز اب تک دنیا کی کسی ملکی حکومت نے اس ڈیجیٹل کرنسی کو سرکاری منظوری نہیں دی ہے، یعنی اس کرنسی کے پس پشت کسی کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اس لحاظ سے بھی یہ تصوراتی کرنسی اطمینان بخش نہیں ہے۔

۶- مستقبل میں کچھ سالوں کے بعد یہ کرنسی بالکل بند ہو جائے گی، جب کہ لین دین بین تو حاجاتِ ناس میں سے ہے، اور جب تک دنیا باقی ہے، حاجاتِ ناس کا تحقق ہوتا رہے گا، جس کے لیے کرنسی کی ضرورت پڑتی رہے گی، اور یہ کرنسی جب بند ہو جائے گی، تو پھر حاجاتِ ناس کس ذریعے سے پوری ہوں گی؟

۷- لیگل کرنسی (Legal Currency) میں سرکار یا نجی اداروں کی طرف سے وعدہ کی بنیاد پر اون لائن ادائیگی کی جاتی ہے، اون لائن کیش پیمنٹ (On Line Cash Payment) کا انتظام ہوتا ہے، لیکن اس میں صرف وہی لوگ

ہوتے ہیں، جو یا تو تعلیم یافتہ ہوتے ہیں یا سرکاری و نجی اداروں کے ملازم ہوتے ہیں، اور جو عوام ہیں وہ یا تو تعلیم یافتہ نہیں کہ اون لائن وعدہ کی ہوئی لیگل کرنسی کا لین دین کر سکیں، یا پھر تعلیم یافتہ ہیں مگر ان کے پاس وہ الیکٹرانک آلات (کمپیوٹر، انڈرائڈ موبائل فون اور انٹرنیٹ کے استعمال کے ذرائع) موجود نہیں ہوتے، جن سے وہ اپنی ضروریات پوری کرسکیں، ظاہری بات ہے ان تمام صورتوں میں حرج لازم آتا ہے، جب کہ الٹرنیٹیو کرنسی کا استعمال صرف آن لائن ہی ہوتا ہے، حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں، نہ اس کے پیچھے کسی سرکاری یا نجی ادارے کا وعدہ ہے، تو پھر اس میں تو حرج عظیم لازم آئے گا، اور لوگوں کی زندگی تعطل کا شکار ہو کر رہ جائے گی، بلکہ اس دنیا میں جینا ہی دوبھر ہو جائے گا، اس لحاظ سے بھی بٹ کوئن (BitCoin) وغیرہ کرنسیس میں عدمِ تحفظِ انسانیت کا احساس ہوتا ہے۔[۶]

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ غیر تعلیم یافتہ ہوں یا غیر مستطیع ہوں، تو ان کے لیے اس کرنسی پر عمل درآمد کا ایک راستہ اور ہے، وہ یہ کہ جن کے پاس یہ سب سہولیات نہ ہوں، وہ ان سہولیات والوں سے رابطہ کریں، لیکن کیا ہر جگہ یہ سہولیات والے اشخاص میسر ہو جائیں گے، ابھی ماضی قریب میں ہندوستانی سرکار نے لیگل کرنسی پر پابندی لگائی، تو دیہات والوں اور غریب کسانوں کو کتنی پریشانیوں، تکلیفوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا، حتی کہ جن لوگوں نے دوسروں کے اکاؤنٹس میں پیسہ جمع کروایا، انہیں سرکاری حکام اور جمع کرنے والے حضرات ہر دو کی طرف سے ذہنی و دماغی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا، ہر طرح سے عوام و خواص کو بڑی بے دردی و بد اخلاقی کے ساتھ کرنسی کی بندش میں روندا گیا، جب لیگل کرنسی (Legal Currency)، جس کو ہم اطمینان بخش سمجھتے ہیں، اس کا یہ حال ہے، تو پھر الٹرنیٹیو کرنسی (Alternative Currency) جس کے پس پشت کوئی سرکار وغیرہ نہیں، اس میں عوام وغیرہ کا کیا حال ہوگا؟ یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگتی۔

پوچھے گئے سوالوں کے جوابات

مختصر تمہید اور بٹ کوئن کی تفصیل سے متعلق شرعی جائزہ کے بعد اب پوچھے گئے سوالات کے جوابات حکم امتناعی (سد ذرائع) کے طور پر دیئے جا رہے ہیں:

(۱) جی نہیں! اسے لیگل کرنسی (Legal Currency) نہیں کہیں گے۔

(۲) مائن (Mine) نہیں کر سکتے۔

(۳) جتنے بٹ کوئن (BitCoin) ہیں، انہیں استعمال کر کے، کسی تدبیر سے اس معاملہ سے نکل جائے۔

(۴) جو سامان خریدا گیا شرعاً وہ حلال ہوگا۔

(۵) جو معاملہ غرر و خطر کا ہو، اس کا کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔[۷]

(۶) دلالی کی آمدنی حلال ہے۔[۸]

(۷) ممکن ہے۔

(۸) جی ہاں! لیکن یہ قدم صحیح نہیں ہوگا۔

(۹-۱۰) بعض عربی ویب سائٹس پر، فقہی اصول " الأصل في الأشياء الإباحة " کا سہارا لے کر، اس کرنسی کے جواز کا فتویٰ دیا گیا، لیکن کسی بھی چیز کے جواز کے لیے محض اس کی اباحت کافی نہیں ہوتی ہے، بلکہ یہ بھی دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ یہ شئے مفضی إلی الحرام والفساد نہ ہو، مثلاً: بیع عند أذان الجمعۃ اگرچہ فی نفسہ مباح ہے، لیکن اس کے مُخِل فی السعي إلی الجمعۃ ہونے کی وجہ سے اسے مکروہِ تحریمی قرار دیا گیا۔ اسی طرح حملِ سلاح کے ساتھ راستہ پر چلنا اگرچہ فی نفسہ مباح ہے، لیکن اس اندیشہ کی وجہ سے کہ اس سے کسی کو زخم نہ لگ جائے، اُسے منع قرار دیا گیا۔ اجنبیہ عورتوں کے ساتھ بلا ضرورت گفتگو اور اُن کے ساتھ خلوت اگرچہ فی نفسہ مباح ہے، لیکن مفضی إلی الحرام (زنا) ہونے کی وجہ سے ممنوع قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ ذرائعِ ممنوع بھی ممنوع قرار پاتے ہیں، اگرچہ فی نفسہ ذرائع مباح ہوتے ہیں، اسی کو حضراتِ فقہائے کرام سدّ ذرائع سے تعبیر کرتے ہیں، جیسا کہ قواعد فقہیہ ہیں:" ما أدى إلى الحرام فهو حرام "(۹)، " الوسيلة إلى الحرام حرام "(۱۰)، "ما أفضى إلى الحرام كان حرامًا "(۱۱)، " إن الوسيلة أو الذريعة تكون محرمة إذا كان المقصد محرما "(۱۲) وغیرہ۔

نیز "الأصل في الأشياء الإباحة " اس اصل میں مزید دو نظریے ہیں: (۱) " الأصل في الأشياء الحظر" عند بعض أصحاب الحديث . (۲) "الأصل في الأشياء التوقف" عند بعض أصحابنا (الأحناف)۔(۱۳)

لہٰذا مذکورہ کرنسی فی نفسہ مباح ہو، تب بھی (جب کہ احقر کے نزدیک اس کا کرنسی ہونا ہی محلِ غور ہے)، اس کے مفاسد، متوقع خطرات اور اندیشوں کی بنا پر اس کو لین دین کا ذریعہ بنانا کسی بھی صورت میں جائز و درست نہیں ہونا چاہیے۔(۱۴)

والحجة على ما قلنا :

(۱) (انعام الباری: ۶/۳۳۱، ۳۳۲، نوٹ کیسے رائج ہوا؟)

(۲) (مقتبس از انعام الباری: ۶/۳۳۳، ۳۳۵ نوٹ کی فقہی حیثیت)

(۳) ما في " القرآن الكريم " : ﴿يا أيها الذين امنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجسٌ من عمل الشيطٰن فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾ . (سورة المائدة : ۹۰)

ما في " أحكام القرآن للجصاص " : ولا خلاف بين أهل العلم في تحريم القمار ، وأن المخاطرة من القمار ، قال ابن عباس : إن المخاطرة قمار ، وأن أهل الجاهلية كانوا يخاطرون على المال والزوجة ، وقد كان ذلك مباحًا إلى أن ورد تحريمه . (۱/۳۹۸)

ما في " جامع الترمذي " : (ولنهي النبي ﷺ عن بيع الغرر) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : " نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرر وبيع الحصاة " . (۱/۲۳۳ ، أبواب البيوع ، باب ما جاء في كراهية بيع الغرر ، صحيح مسلم : ۲/۲ ، كتاب البيوع)

ما في " رد المحتار " : القمارمن القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى ؛ وسمي القمار قمارًا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه ، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه ، وهو حرام بالنص .

(۹/۵۷۷ ، ۵۷۸ ، الحظر والإباحة ، باب الاستبراء وغيره)

ما في "معجم لغة الفقهاء" : القمار تعليق الملك على الخطر والمال من الجانبين . (ص/۳۶۹)

(۴) (حواله بالا)　　(۵) (حواله بالا)

(۶) ما في " القرآن الكريم " : قوله تعالىٰ : ﴿ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة﴾ . (سورة البقرة : ۱۹۵)

ما في " روح المعاني " : استدل بالآية على تحريم الإقدام على ما يخاف منه تلف النفس . (۲/۱۱۸)

ما في " البحر المحيط لأبي حيان الغرناطي " : والظاهر أنهم نهوا عن كل ما يؤول بهم إلى الهلاك في غير طاعة الله .... ولا تجعلوا أنفسكم لقى إلى التهلكة فتهلك . (٢/١١٩، ١٢٠)

ما في " الموافقات في أصول الأحكام للإمام الشاطبي " : ومجموع الضروريات خمسة : وهي حفظ الدين ، والنفس ، والنسل ، والمال ، والعقل . (٢/٣ ، كتاب المقاصد ، المسئلة الأولى)

ما في " روضة الطالبين " : ويحرم ما يضر من البدن والعقل . (٣/٢٨١)

(٧) (ديكهيے حواله نمبر :٣)

(٨) ما في " صحيح البخاري " : باب أجرة السمسرة – ولم ير ابن سيرين وعطاء وابراهيم والحسن بأجر السمسار بأساً ، وقال ابن عباس : لا بأس أن يقول : بع هذا الثوب فما زاد على كذا وكذا فهو لك ، وقال ابن سيرين : إذا قال : بعه بكذا وكذا فما كان من ربح فهو لك أو بيني وبينك فلا بأس به . (١/٣٠٣ ، كتاب الإجارة ، باب أجر السمسار)

ما في " رد المحتار " : قال في " التاتر خانية " : وفي الدلال والسمسار يجب أجر المثل ، وما تواضعوا عليه أن في كل عشرة دنانير كذا فذاك حرام عليهم . وفي " الحاوي " : سئل محمد بن سلمة عن أجرة السمسار ، فقال : أرجو أنه لا بأس به، وإن كان في الأصل فاسدًا لكثرة التعامل ، وكثير من هذا غير جائز فيجوزوه لحاجة الناس إليه كدخول الحمام .

(٩/٧٥ ، كتاب الإجارة ، مطلب في أجرة الدلال)

ما في " الفتاوى البزازية على هامش الهندية " : إجارة السمسار والمنادي والحمامي والصكاك وما لا يقدر فيه الوقت ولا مقدار العمل لما كان للناس به حاجة جاز ويطيب الأجر المأخوذ لو قدر أجر المثل . (٥/٤٠ ، نوع في المتفرقات)

(٩) (بدائع الصنائع :٦/٣٨٨)

(١٠) (بدائع الصنائع : ١/٦٦٨) .

(١١) (موسوعة قواعد الفقهية :٩/٣٢) .

(١٢) (المقاصد الشرعية للخادمي : ص/٤٦)

(١٣) ما في " الأشباه والنظائر لإبن نجيم " : قاعدة : ٤٣٨ : هل الأصل في الأشياء الإباحة حتى يدل الدليل على عدم الإباحة ، وهو مذهب الشافعي – رحمه الله – ، أو التحريم حتى يدل الدليل على الإباحة ، ونسبه الشافعية إلى أبي حنيفة (رحمه الله) . .... ٤٤٠ : وفي " شرح المنار " للمصنف : الأصل في الأشياء الإباحة عند بعض الحنفية ، ومنهم الكرخي . وقال بعض أصحاب الحديث : الأصل فيها الحظر . وقال بعض أصحابنا : الأصل فيها التوقف ، بمعنى أنه لا بد لها من حكم ، لكنا لم نقف عليه بالفعل . انتهى . (١/٢٥٣ ، ٢٥٤ ، القاعدة الثالثة : اليقين لا يزول بالشك ، ط : مكتبه فقيه الامت ديوبند)

(١٤) ما في " القواعد الكلية والضوابط الفقهية " : درء المفاسد أولى من جلب المصالح .

(ص/١٨٢ ، الفتاوى الحديثية : ص/٢٠٣ ، مطلب الاجتماع للموالد والأذكار ، الأصول والقواعد للفقه الإسلامي : ص/١٧١، قاعده :١٤٤، الأشباه والنظائر لإبن نجيم :ص/٣٢٢ ، درر الحكام شرح مجلة الأحكام : ١/٤١ ، المادة:٣٠ ، قواعد الفقه:ص/٨١، قاعدة :١٣٣، جمهرة القواعد الفقهية : ٢/٧٣٣، قاعدة : ١٨٩١، ترتيب اللآلي :ص/٦٩١، القواعد الفقهية : ص/١٧٠، شرح القواعد:ص/٢٠٥) فقط

والله أعلم بالصواب وعلمه أتم وأحكم

كتبه العبد : مفتى محمد جعفر ملى رحماني